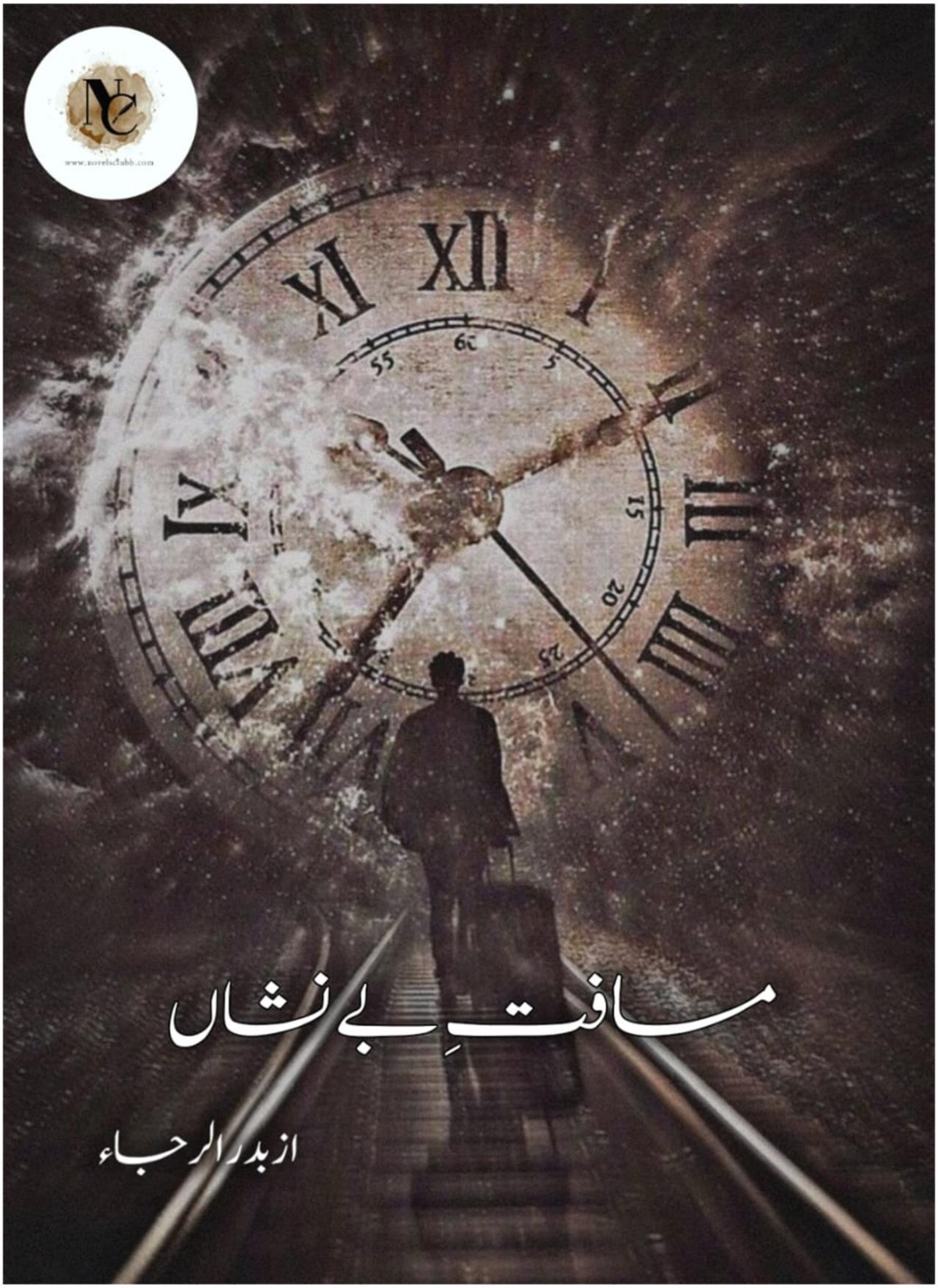
مسافتِ بے نشاں
از بدر الرجاء

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

مسافتِ بے نشاں

از بدرالرجاء

قسط نمبر 2

لائبریری کی مخصوص سی خاموشی میں وہ ایک کتاب کا مطالعہ کرنے میں بری طرح غرق امتحانات قریب ہی تھے وہ صبح سویرے لائبریری کے کھلتے ہی یہاں آ بیٹھتا تھا اور پھر اکیڈمی کے وقت نکل جاتا پہلے 3 سے 6 پڑھتا اور پھر 7 سے 10 پڑھاتا کیونکہ اپنی فیس کا خرچہ اسے خود ہی اٹھانا تھا اس نے جب سے ہاؤس جاب کرنے سے انکار کیا تھا عرفان صاحب اس سے خفا سے تھے اور صاف کہہ چکے تھے کے اپنی بے وقوفیوں کا سامان وہ خود ہی کرے اُن کے اس جواب پر وہ قطعی حیران نہ ہوا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اس کے ابو اصولوں

www.novelsclubb.com

کے کتنے پکے آدمی ہیں اور اب یوں اس کے بے بنیاد فیصلے ان کے لیے کسی طور قابل قبول نہیں ہیں۔ مگر کرنا تو اسے وہی تھا جو اس نے ٹھان لیا تھا۔

کتاب کو بند کر کے ایک طرف رکھتے ہوئے اس نے اپنا لیپ ٹاپ بیگ سے نکالا اور آن کرنے لگا۔ کچھ ہی دیر بعد اس کی انگلیاں لیپ ٹاپ کے کیبورڈ پر تیزی سے حرکت کر رہی تھیں بمشکل تین ہی پیرا گراف وہ لکھ سکا تھا کہ اس کے دوست صائم کی آواز نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔

"کیسی تیاری پھر جناب؟" صائم نے اس کے سامنے رکھی کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے پوچھا آواز لائبریری کی خاموشی کی وجہ سے مدھم ہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"الحمدللہ اچھی ہی لگ رہی ہے۔" وہاج نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹائے بغیر ہی اس کی بات کا جواب دیا تھا۔

"بالاج کیسا ہے کیا کر رہا ہے آج کل ؟" صائم نے ایک اور سوال کیا وہ اب اسی کتاب کو دیکھ رہا تھا جو کچھ دیر پہلے وہاج کے ہاتھ میں تھی۔

"ٹھیک ہے اور وہی ہاوس جاب میں مصروف ہے اور کیا کرنا ہے اسے۔" وہی سابقہ انداز نظریں ہنوز سکرین پر انگلیاں ہنوز حرکت میں مصروف تھیں۔

"اوہ ہاں میں بھول گیا تھا۔" صائم بھی اب وہ کتاب خاموشی سے پڑھنے لگا۔ کچھ دیر بعد وہاج نے اپنا لیپ ٹاپ بند کر کے بیگ میں ڈالا اور صائم کو خدا حافظ کہتا لائبریری سے باہر نکل گیا۔ فون چونکہ سائلنٹ پر لگا رکھا تھا سو باہر آتے ہی آن کیا جس پر حاشر کی دو مسڈ کالز اور تین میسج شو ہو رہے تھی ان میسیجز میں حاشر نے اسے فری ہو کر کال بیک کرنے کو کہا تھا۔ ابھی اکیڈمی پہنچنے کے لئے اسے دیر نہ ہو رہی تھی سو اس نے کل کر لی۔

"خیریت؟" رسمی علیک سلیک کے بعد اس نے حاشر سے پوچھا تھا۔

"جی بھائی وہ۔۔۔۔۔۔" حاشر نے اپنا تمام مدعا بیان کر دیا تو وہاج نے پوچھا۔

"تو اب تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟" دوسری طرف حاشر اب اس سے کہہ رہا تھا۔

"یہی کہ کچھ کریں اب کہیں کسی اکیڈمی یا ٹیوشن کا بتائیں کے کیا کروں میں بہت ٹینس ہوں اگلے مہینے لاسٹ سمیسٹر کی فیس جمع کروانی ہے۔" وہاج اس کے لہجے سے اندازہ لگا سکتا تھا کہ وہ واقعی پریشان ہے پر سوچ انداز میں بھویں سکوڑے وہ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد بولا۔

www.novelsclubb.com

"میں ایڈریس بھیج رہا ہوں جا کر ان کو میرا بتا دینا میرا خیال ہے کام بن جائے گا تمہارا۔" اس کے بعد اس نے فون بند کر دیا اور اس کی بائیک اکیڈمی کی طرف سفر طے کرنے لگی۔

◆◆◆◆◆

"ابو آپ سے بات کرنی تھی." حاشر ٹی وی لاؤنج میں چند منٹ پہلے ہی آکر بیٹھا تھا جب عرفان صاحب سونے کے لیے اپنے کمرے کی طرف جانے لگے تو ان سے بات کرنے کی غرض سے ان کے ساتھ ہی آگیا. آج عرفان صاحب قدرے خوشگوار موڈ میں تھے، اسے کمرے میں رکھے صوفے پر بیٹھنے کا کہتے خود بیڈ کہ طرف بڑھ گئے.

"ہاں بولو کیا کہنا ہے؟" وہ جتنے بھی الفاظ اپنے ذہن میں دہراتے ہوئے آیا تھا سب بھول گیا. حیرت کی بات یہ تھی کہ پروفیسر بن جانے کا خواہشمند اور اپنے طلباء کا ہر دل عزیز استاد اپنے باپ کے سامنے آتے ہی الفاظ بھول جاتا تھا. بمشکل اپنا حوصلہ بحال کرتے اس نے کہنا شروع کیا.

www.novelsclubb.com

"وہ ابو عالیہ کہہ رہی تھی کہ اگلے سال ایم کیٹ دوبارہ دے گی تو.." حاشر نے ذرا سا وقفہ لیا.

"ہاں پتا ہے اچھی بات ہے اسکا فیصلہ ہے اگر اسے اتنا ہی شوق ہے ڈاکٹر بننے کا تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کیا ایک سال پہلے کیا بعد میں" عرفان صاحب نے عام سے انداز میں کہا تھا.

"جی ایسا ہی ہے پر ابو وہ چاہ رہی تھی کہ یہ ایک سال بھی ضائع نہ ہو اسکا اس لیے وہ ایک اکیڈمی میں پڑھانا چاہتی ہے اور کوکنگ کورس بھی کرنا چاہتی ہے اگر آپ کی اجازت ہو تو." حاشر کا لہجہ دبا ہوا تھا جیسے اسے خدشہ ہو کہ ابو اسے کھا ہی جائیں گے خیر نظروں سے تو وہ یہ کام بخوبی کر رہے تھے. اسے گھورتے ہوئے انھوں نے تقریباً غصے سے کہنا شروع کیا۔

"حیرت تو مجھے تم پر ہے کہ آخر تم اسکے سفارشی بن کر میرے پاس آئے ہی کیوں؟"

عرفان صاحب کے پوچھنے پر وہ ہلکا سا مسکرایا.

"کیوں کہ مجھے اس میں کوئی بھی بات قابل اعتراض محسوس نہیں ہوئی." عرفان صاحب اسکے جواب سے بھڑک اٹھے.

www.novelsclubb.com

"اچھا تو اب تمہیں بہن کا یوں گھر سے باہر نکل کر کمانا بھی قابل اعتراض نہیں لگ رہا، واہ تم پڑھے لکھوں سے تو ہم ان پڑھ اچھے نہیں ہیں کم از کم کچھ غیرت تو باقی ہے ہم میں." ان کے بھڑک اٹھنے پر بھی حاشر نے مکمل اطمینان سے جواب دیا.

"ابو اس میں غیرت یا عزت جیسی کوئی بھی چیز مجھے نظر نہیں آ رہی اور میرا خیال ہے کہ میرا اور آپ کا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم عالیہ کو اس کے پیروں پر کھڑا کریں کل کو کسی بھی مشکل وقت میں ہوتے ہوئے کم از کم اسے کسی کی طرف دیکھنا نا پڑے وہ اپنی بقا کی جنگ خود لڑ سکے ویسے بھی پڑھائی مکمل ہو جانے کے بعد کیا وہ گھر بیٹھ جائے گی؟ تب بھی تو وہ باہر نکلے گی ہی تو آگر ابھی اسے اس تجربے کا موقع اور وقت مل رہا ہے تو اسے کیوں روکا جائے؟" حاشر بات مکمل کرنے کے بعد عرفان صاحب کو جواب طلب نظروں سے دیکھ رہا تھا.

www.novelsclubb.com

"جاؤ بھئی جو مرضی کرو آج کل کی نسل کو ہماری کوئی بات سمجھ آ جائے ایسا ہو ہی نہیں سکتا اور خود جا کر ایک دفعہ ماحول دیکھ آنا کہ بہن کو کہاں بھیج رہے ہو." عرفان صاحب ناراض سے لہجے میں کہتے ہوئے بھی آخر میں اپنی فکر نہ چھپا سکے. بعض اوقات والدین

بہت سی چیزوں سے ہمیں اس لیے بھی روکتے ہیں کیونکہ ان کو اس بارے میں کچھ نہ کچھ تحفظات ہوتے ہیں ورنہ یہ انکی انا کا مسئلہ تو نہیں ہوتا.

"جی بالکل میں خود اس کے ساتھ جاؤں گا." حاشر نے ہامی بھرتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا اس سے پہلے کہ وہ عرفان صاحب کو شب بخیر کہہ کر کمرے سے باہر نکل آتا نگہت بیگم چائے کے دو کپ آٹھائے کمرے میں داخل ہوئیں.

"اچھا تو آ گیا عالیہ بیگم کا سفارشی اور شکل تو مجھے خوب بتا رہی ہے کہ عدالت کا فیصلہ مثبت ہی ہے." نگہت بیگم نے حاشر کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ کو دیکھ کر کہا.

"جی بالکل." حاشر ہنستا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ پیچھے سے نگہت بیگم نے اپنا رخ عرفان صاحب کی طرف کیا.

"کیا ضرورت تھی بھلا آپ کو اجازت دینے کی." نگہت بیگم خفگی سے بولیں تو عرفان صاحب مسکرا دیے.

"تمہاری اولاد دلائل ہی ایسی دیتی ہے کہ مجھ سے انکار نہیں کیا جاتا." عرفان صاحب کا انداز جتانے کا سا تھا. ان کی بات پر نگہت بیگم بھی مسکرا دیں.

"میں اندار آجاؤں؟" دروازے پر دستک دینے کے بعد اس نے پوچھا تھا. وہ دونوں بس سونے کے لیے ابھی بستر ہی تیار کر رہی تھیں. دروازہ نیم وا تھا اس لیے عالیہ نے مسکراتے ہوئے کہا.

"کیوں نہیں بھائی آجائیں." وہ اس کے کہنے پر اندر داخل ہوا اور بڑی سنجیدگی سے بولا.

"مبارک ہو." ان دونوں کو یک دم بڑی حیرانی ہوئی کہ ایسے سنجیدہ ہو کر بھلا یہ کس چیز کی مبارک باد پیش کر رہا ہے.

"وہ کس چیز کی بھلا؟" منہا نے فوراً سے پوچھا.

www.novelsclubb.com

"بھئی تم لوگ بھی عجیب ہو مجھے بھیج کے ابو کے پاس خود بھول گئیں؟" حاشر ہنستے ہوئے بولا.

"اوہ اچھا تو کیا ابو نے اجازت دے دی؟" عالیہ پر جوش انداز میں بولی.

"نہیں میں تو ان کے انکار پر مبارک دینے آیا ہوں۔" وہ اب پھر سے سنجیدگی سے بولا۔

"مطلب نہیں دی؟" عالیہ پریشانی سے بولی جبکہ منہا حاشر کا مزاق سمجھتے ہوئے اپنی مسکراہٹ چھپا رہی تھی۔

"ناں۔" یک لفظی جواب۔

"آپ نے ذرا سی اور کوشش کر لی ہوتی تو وہ مان جاتے نا جائیں میں آپ سے بات نہیں کرتی۔" عالیہ دکھ سے کہتی منہ موڑ گئی جبکہ منہا کا اسے یوں دیکھ کر قہقہہ چھوٹ گیا۔

"اف میری بھولی بہن مان گئے ہیں تایا ابو نہ مانے ہوتے تو کہا حاشر بھائی اتنی رات کو یہ بتانے آتے کہ وہ نہیں مانے۔" منہا نے اس کو گلے لگا کر کہا تو وہ منہ کھولے حاشر کو دیکھنے لگی۔ جس پر حاشر نے تائیدی انداز میں گردن ہلائی۔

"تھینک یو حاشر بھئی آپ بیسٹ بھائی ہیں۔" عالیہ کے کہنے پر منہا نے زور سے گردن ہلائی اور حاشر مسکرا دیا۔

"اوکے اب کل میں تمھیں دونوں جگہ لے کر جاؤں گا تیار رہنا ابھی سو جاؤ شاباش۔" حاشر شب بخیر کہتا اپنے کمرے میں چلا گیا تو منہا اور عالیہ خوشی سے پھر سے گلے لگ گئیں۔

"دیکھا کہا تھا نا میں نے چلو اب پریشان نہ ہونا." منہا کہتے ہوئے اپنے بستر کی طرف بڑھ گئی.

◆◆◆◆

"واؤ یار واٹ آ گریٹ نیوز اللہ کا شکر کے تم اس فیز سے جلد نکل آئی." فاریہ نے بے حد خوشی سے اس کو گلے لگاتے ہوئے کہا تھا. منہا اور عالیہ اس وقت فاریہ کے کمرے میں موجود اس کو عالیہ کے فیصلے کے بارے میں بتا رہی تھیں. حاشر منہا اور عالیہ کو اکیڈمی اور کوکنگ سینٹر سے سیدھا یہیں چھوڑ گیا تھا. فاخرہ بیگم ان کے لیے کھانے کو کچھ لانے گئی تھیں اور فواد کو بھی اسی کام کے لیے باہر بھیجا تھا.

www.novelsclubb.com

"جی ہاں میں بھی اسے یہی کہہ رہی تھی." منہا نے فاریہ کی تائید کرتے ہوئے کہا تو عالیہ اپنے لیے ان دونوں کی فکر دیکھ کر مسکرا دی.

"تم لوگوں کے ہوتے ہوئے کیا میں ڈپریشن نامی بلا کے قریب بھٹک سکتی ہوں؟" عالیہ نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ بھی ہنس کر نفی میں سر ہلا گئیں.

"کیا بات ہے میری شہزادیاں بڑا چہچہا رہی ہیں." فاخرہ بیگم اندر داخل ہوتے ہوئے بولیں تو فاریہ پرجوشی سی انہیں بتانے لگی. جس پر انہوں نے عالیہ کی حوصلہ افزائی کی.

◆◆◆◆

"شکریہ بھائی it was a big favour." حاشر وہاج کو کہتے ہوئے اس سے بغل گیر ہوا تھا یہ واقعی اس کے لیے بہت مشکل تھا کہ وہ اتنی جلد کہیں ٹیوشن ڈھونڈ پاتا مگر وہاج کے توسط بنا کسی تگودو کے اسے بآسانی وہ ہوم ٹیوشن مل گئی تھی اور معاوضہ بھی اچھا تھا.

www.novelsclubb.com

"پاگل ہو بھائی ہو تم میرے اور اس میں میرا کیا کمال تم خود اتنے باصلاحیت ہو کے تقدیر کبھی تمہارے دروازے بند نہیں کرے گی۔" وہاج کہتے ہوئے بستر کی طرف چل دیا۔

"تقدیر تو بے شک دروازے بند نہ کرے یار لیکن یہ جو ہمارا معاشرہ ہے نا یہ بڑے سے بڑے باصلاحیت لوگوں کو بھی سڑکوں کی خاک چھاننے پر مجبور کر دیتا ہے۔" حاشر کچھ تلخ سا ہوا وہ ایسا نہیں تھا مگر زمانے کے یہ تھپیڑے اسے تلخ کر ہی گئے تھے۔

"تو تم مت چھانو نہ خاک نئے راستے ڈھونڈنا سیکھو۔" وہاج اس کی ہمت بندھاتے ہوئے بولا جس پر حاشر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم کلاس!" منظور احمد صاحب کے کہتے ہی پوری جماعت نے اونچی آواز میں سلام کا جواب دیا تھا اور اس کے بعد عبائے میں موجود سر پر نیلے رنگ کا حجاب لیے اس لڑکی کو دیکھنے لگے جو یقیناً ان جتنی ہی تھی وہ شاید ان کی جماعت میں ایک نیا اضافہ تھی۔

کلاس میں کل اٹھارہ بچے اس وقت موجود تھے جن میں سے چھے لڑکیاں ایک ہی قطار میں پیچھے جبکہ باقی کے لڑکے دو قطاروں میں آگے بیٹھے تھے.

"یہ مس عالیہ جیلانی ہیں جو آج سے آپ کو بائیولوجی پڑھائیں گی. "منظور صاحب کی بات ختم ہونے کے بعد کلاس میں ایک شور تھا بچے آپس میں چہ ماگوئیاں شروع کر چکے تھے.

جن میں سے ایک آواز عالیہ کے کانوں میں بھی پڑی تھی. 'اب یہ ہمیں بائیو پڑھائے گی؟' جسے عالیہ یکسر نظر انداز کرتی سر کی بات سننے لگی جواب اسے کلاس کی ٹائمنگ بتا رہے تھے. عالیہ اثبات میں سر ہلاتی ان کی بات سن کر کلاس کی طرف متوجہ ہوئی. سر کلاس کو انسان بننے کی وارننگ دے کر باہر نکل گئے تو اس نے سب کو خاموش ہو جانے کا کہا. وہ ایک کلاس میں ڈیمو دے چکی تھی جس کے باعث اس کا اعتماد بحال ہو چکا تھا. بچوں نے شروع میں اسے تنگ کیا مگر اس نے اپنی آواز اور لہجہ کو ان کی حرکات کے مطابق ڈھال لیا تو وہ بھی چپ چاپ پڑھنے لگے.

◆◆◆◆

چھے ماہ بعد

وہاج اس وقت شیشے کے سامنے موجود تھا اور اس کے ہاتھ ٹائی باندھنے میں مصروف تھے جب اچانک کمرے میں نگہت بیگم داخل ہوئیں اور اس پر ایک ستائشی نظر ڈال کر بستر پر موجود اسکا کوٹ اٹھاتے ہوئے اس تک آئیں اور اسے پہنانے لگیں.

"آپ نے بہت ساری دعا کرنی ہے امی کہ اللہ مجھے کامیاب واپس لوٹائے." وہاج نگہت بیگم کے گلے لگے ان سے دعا کی درخواست کر رہا تھا.

"ماں کی دعائیں ہمیشہ اپنے بچوں کے ساتھ ہی ہوتی ہیں بیٹا جی." وہاج مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا گیا. اتنی ہی دیر میں اسے باہر مانوس سے ہارن کی آواز آئی جس پر وہ نگہت بیگم کو خدا حافظ کہتا باہر نکل گیا.

"?Nervous"

اسکے گاڑی میں بیٹھتے ہی بالاج نے اس سے شرارت سے پوچھا جبکہ جواب وہ پہلے سے جانتا تھا.

"Not even a little"

وہاج نے ٹائی کو درست کرتے ہوئے بے نیازی سے کہا تو بالاج نے مسکراتے ہوئے گاڑی آگے بڑھادی.

"تم مجھے چھوڑنے کے بعد کہاں جاؤ گے." وہاج نے اس کی طرف دیکھتے اچانک پوچھا تو وہ ایک بار پھر مسکرا کر بولا.

"اسلام آباد" یک لفظی جواب دے کر وہ پھر سے سڑک پر دیکھنے لگا. کل ہی بالاج کی ہاؤس جاب ختم ہوئی تھی اور اب وہ چند دن کے لیے فارغ تھا.

"مگر کیوں؟" وہاج ماتھے پر بل ڈالے بولا.

"آپ شاید بھول رہے ہیں جناب میری پھوپھی صاحبہ بھی اسلام آباد میں سکونت پذیر ہیں اور میں خدا کے کرم سے ان کا ہونے والا داماد ہوں اور وہ مجھے بہت عرصے سے بلا رہی

ہیں اور تجھے تو پتا ہے میں کتنا فرماں بردار ہوں." بالاج نے خاصی لمبی تفصیل سنائی تھی وہاج کے لبوں پر بھی تبسم کھلا اور اس نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کہا.

"اوہاں وہی منگیتر جو تجھے منہ نہیں لگاتی." بالاج کی تو گویا دکھتی رگ پر پاؤں آیا تھا چٹک کر بولا.

"کم از کم منگیتر تو رکھتا ہوں اپنی طرف دیکھ تجھے تو کسی نے اس لائق بھی نہ سمجھا." بالاج تپا دینے والی مسکراہٹ سے بولا. مگر مقابل بھی وہاج تھا ہاتھ جھلا کر کہنے لگا.

"ہنہہ ارے ابھی ہم نے کسی کو اتنا موقع دیا ہی کہاں کے وہ ہمیں کسی قابل سمجھیں."

بالاج سر ہلاتے ہوئے بولا.

"بیٹے دیکھ لینا یہ نہ ہو کنوارے ہی فوت ہونا پڑے." وہاج نے اسے ناگواری سے دیکھا.

"میں کوئی چالیس کا تو نہیں ہو گیا ہو جائے گی شادی بھی پہلے کیریئر تو بنا لوں."

"ہاں یہ بھی ہے." بالاج سر ہلاتے ہوئے بولا. اگلے تیس منٹ بعد بالاج اسے انٹرویو کی جگہ اتارتا چلا گیا اور وہ پر اعتماد قدموں سے اندر یوں داخل ہوا جیسے آج شکستہ لوٹنا ممکن ہی نہیں.

◆◆◆◆

"فاخرہ بھابھی فاریہ کے لیے رشتہ تلاش کر رہی ہیں۔" سلمیٰ بیگم نے سبزی کاٹتے ہوئے اپنے برابر میں بیٹھی نگہت بیگم کو ترچھی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اچھا اتنی کیا جلدی ہے ابھی تو وہ پڑھ رہی ہے نا؟" نگہت بیگم کچھ دیر سوچنے کے بعد بولیں۔

"ہاں بس آخری سمیسٹر رہ گیا ہے۔" سلمیٰ بیگم نے عام سے انداز میں کہا۔

"ویسے بڑی سمجھدار اور لائق بچی ہے فاریہ میری تو بڑی خواہش ہے اسے اپنی بیٹی بنا لوں۔" آخر کار نگہت بیگم کے منہ سے وہ بات نکل ہی گئی جو سلمیٰ بیگم سننا چاہتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"ہاں ناں بھابھی میں تو خود یہی سوچ رہی تھی گھر کی دیکھی بھالی بچی ہے آپ بات کریں نا عرفان بھائی سے۔" سلمیٰ بیگم بڑی بے چینی سے بولیں دل خوشی سے جھوم رہا تھا آخر کو بھانجی کے رشتے کی بات تھی۔

"ہاں آج ہی کروں گی بات لیکن مسئلہ عرفان صاحب کا تو ہے ہی نہیں مسئلہ تو ان دونوں کا ہے جو شادی کے ذکر سے بھی دور بھاگتے ہیں۔" نگہت بیگم پریشانی سے بولیں۔

"اچھا آپ فکر مت کریں اللہ سب بہتر کرے گا اگر آپ کہیں تو میں فاخرہ بھابھی سے بات کروں کہ ابھی کہیں بات پکی نہ کریں وہ۔" سلمیٰ بیگم خلوص سے پوچھ رہی تھیں۔

"ہاں لیکن ابھی تم یہ نہ بتانا کہ میں فاریہ کا رشتہ کرنا چاہتی ہوں بعد میں یہ نہ ہو بچے نا مانیں تو پھر شرمندگی ہوتی ہے۔" نگہت بیگم کہتے ہوئے فکر مند سی لگیں۔

"جی ٹھیک ہے۔" سلمیٰ بیگم کہہ کر پھر سے مصروف ہو گئیں۔

www.novelsclubb.com

◆◆◆◆

"لو بھئی مجھے تو سننے میں آیا تھا کہ ایک بل بتوڑی بیکنگ کا کورس کر رہی ہے مگر افسوس کہ ابھی تک اس کے کورس کا ہمیں کچھ فائدہ نہیں ہوا۔" عالیہ اور منہا اپنے کمرے میں بیٹھی پڑھائی میں مصروف تھیں جب فاریہ اور فواد کمرے میں داخل ہوئے، اور آتے ہی فواد نے اپنی توپوں کا رخ عالیہ کی جانب کر دیا۔

"افسوس فواد صاحب مگر ہر کوئی آپ جیسا ویلا نہیں ہوتا۔" عالیہ طنزیہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"ایسے کیا پہاڑ توڑتی رہتی ہیں آپ؟" فواد کمرے میں موجود صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا جبکہ فاریہ منہا کے ساتھ بستر پر بیٹھ گئی جو مسکراتے ہوئے ان دونوں کی نوک جھوک سن رہی تھی۔

"پتا نہیں بتانے والا آپکو یہ بتانا کیوں بھول گیا کہ میں الحمدللہ سے ایک اکیڈمی میں پڑھاتی بھی ہوں۔" عالیہ اب جتانے والے انداز میں بولی۔

"یار یہ فضول کا رعب نہ ڈالو اور کچھ بنا کر لاؤ شاباش۔" سارے طنز اور شرارتوں کو برطرف رکھتے فواد ذرا تحکم سے بولا جس پر فاریہ اور منہا کی ہنسی چھوٹ گئی مگر عالیہ کے ماتھے پر تیوری سی آئی۔

"ویسے یار عالیہ واقعی کچھ اچھا کھانے کو دل کر رہا ہے پلیز بنا لے ناں۔" منہا بھی منت والے انداز میں بولی تو عالیہ فواد کو جواب دینے کے بجائے گھوری سے نوازتی کچن میں چلی گئی۔

کچھ دیر بعد حاشر بھی وہیں آگیا اور وہ سب آپس میں باتیں کرنے لگ گئے۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد عالیہ جب cookies بنا کر لائی تو وہاں پھر سے لڈو کا میدان بچھا تھا وہ سب بہت خاموشی سے کھیل رہے تھے جب عالیہ نے سائیڈ ٹیبل پر پلیٹ میں موجود کوکیز اور ٹرے میں موجود کافی کے مگ رکھے تو وہ سب لڈو کو خیر باد کہہ کر کافی اور کوکیز سے لطف اندوز ہونے لگے۔

"تم نے وہاج بھائی کے لیے الگ سے رکھ دیے تھے نا؟" پوچھنے والا حاشر تھا اور ہو بھی کون سکتا تھا ایک ہی تو تھا وہ جسے ہر کسی کا خیال ہوتا تھا۔

"جی بھائی کے لیے میں نے الگ سے نکال کر آپ لوگوں کے روم میں رکھ دی تھیں."

عالیہ فاریہ کے ساتھ بات کرتے ہوئے اسے جواب دے کر پھر سے مصروف ہو گئی جب منہا اور فواد قریباً ایک ساتھ بولے.

"ویسے وہاج بھائی گئے کہاں ہیں؟" حاشر پہلے ان دونوں کے ایک ساتھ ایک ہی بات بولنے پر زور سے ہنسا اور پھر بڑے مزے سے آنکھیں مٹکا کر بولا.

"اامم...یہ تو ابsurpriseہی ہے جو ان شااللہ جلد تم سب کو پتا چل جائے گا." جبکہ فواد بڑے پر سوچ انداز میں بولا.

"مطلب آپ کو پتا ہے کہ وہ کہاں گئے ہیں؟" منہا نے فواد کے سر پر ایک زور کی چپت لگائی.

"تم واقعی اتنے ڈفر ہو یا بننے کی کوشش کرتے ہو مجھے تو تمھیں اپنا بھائی کہتے ہوئے بے حد افسوس ہوتا ہے." منہا افسوس میں سر بھی ہلا رہی تھی. منہا فواد اور فاریہ کی رضاعی بہن تھی. منہا کی پیدائش کے کچھ ہی عرصہ بعد سلمیٰ بیگم شدید بیمار پڑ گئیں تو فاخرہ بیگم ہی نے منہا کی دیکھ بھال کرنی شروع کر دی.

"تم... تمہیں تمیز ہے کہ نہیں چاہے تھوڑا سا ہی سہی لیکن میں تمھارا بڑا بھائی ہوں اور تم میری ذرا سی عزت نہیں کرتی۔" فواد اسے غصے سے گھور رہا تھا اور باقی سب اپنا اپنا کام چھوڑے انہیں جنگلیوں کی طرح لڑتے دیکھ رہے تھے۔ وہ دونوں ایک جیسے تھے لڑائی میں بھی اور عقل و شکل میں بھی۔

"تو تم نہ بنا کرو نا اتنے ڈفرارے بھئی اگر حاشر بھائی کہہ رہے ہیں کہ surprise ہے ہم سب کے لیے تو ظاہر ہے کہ ان کو پتا ہے ورنہ باقی سب کے لیے سرپرائز کیسے ہوتا۔" منہا بھی فواد کو گھور رہی تھی۔

"چپ بس تم دونوں کب سدھرو گے شرم ہے یا نہیں تم گریجویٹ ہونے والے ہو اور منہا تم اچھی خاصی سمجھدار ہو کر بھی اس سے ایسے لڑتی ہو۔" حاشر انھیں پھر سے سمجھانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاہاہا... یہیہ اور سمجھدار بھائی آپ یوں سمجھداروں کی توہین نہیں کر سکتے۔" فواد تپا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا۔

"فواد میں نے کچھ کہا ہے شاید۔" حاشر نے اب کے تھوڑے رعب سے کہا تو وہ چپ ہو گیا جب کہ منہا اسے گھورتے ہوئے منہ پر ہاتھ پھیر گئی کہ دیکھنا بچو اب میں کیا کرتی۔

"آپ سب کو نیچے بلایا گیا ہے۔" فصیح کمرے میں داخل ہوتے ہی بولا اور انہیں کچھ کہنے کا موقع دیے بغیر نیچے بھاگ گیا۔

"ہائے اللہ اب کیا کر دیا ہم نے؟" عالیہ صدمے میں بولی جبکہ حاشر نے ان سب کے چہروں کے اڑے رنگ دیکھ کر اپنی امنڈتی ہنسی کو بامشکل روکا۔

"نیچے چلتے ہیں۔" حاشر بظاہر سنجیدگی سے کہتا نیچے چلا گیا وہ سب بھی الجھن کا شکار ہوئے نیچے پہنچے تو وہاج نگہت بیگم اور عرفان صاحب کے درمیان بیٹھا تھا تائی امی کا چہرہ فرط جذبات سے تقریباً بھیگا ہوا تھا جبکہ عرفان تایا کے چہرے پر مسکراہٹ تھی اور میز پر مٹھائی کا ڈبا کھلا ہوا تھا۔ حاشر کو آتے دیکھ وہاج مسکراتے ہوئے کھڑا ہوا اور اسکے بغل گیر ہوا حاشر نے "مبارک ہو" کہہ کر اسے کندھے پر ستائشی دھپ لگائی۔

"یہ ہو کیا رہا ہے بھئی کوئی ہمیں بھی بتائے گا یا نہیں؟" اب کے عالیہ اپنے بھائیوں کو پر شکوہ نظروں سے دیکھتی بولی۔

"بتاتے ہیں پہلے تم منہ میٹھا کرو." وہاج نے ایک گلاب جامن عالیہ کے منہ میں ڈالتے ہوئے کہا.

"اب بتا بھی دیں بھائی سسپنس سے میرا برا حال ہو رہا ہے." اب کے فواد مٹھائی کھاتے ہوئے بولا تھا.

"اللہ کے کرم سے وہاج بھائی ASP بن گئے." حاشر مزے سے بولا تھا خوشی سے آواز میں عجیب سی دھنک تھی.

"کیا؟" عالیہ کو زیادہ شاک لگا تھا آخری معلومات تک اس کا بھائی ڈاکٹر تھا.

" Assistant Superintendent of Police. Doctor Wahaj Jillani"

وہاج ایک ادا سے بولا تھا اور وہاں موجود تمام افراد کے دل خوشی اور سر فخر سے بلند ہو گئے تھے.

"مطلب ہمارے.. ہمارے ذاتی وہاج بھائی اب asp ہیں...واؤ لیکن بھائی یہ آپ نے کیسے کیا؟" ان سب کی حیرت سمٹنے میں نہیں آ رہی تھی.

"آ آمم... پتا نہیں بس ہو گیا۔" وہاج کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔

"چلیں جیسے بھی ہوا کل آپ ٹریٹ دے رہے ہیں فائنل۔" اب کے منہا فیصلہ کن انداز میں ہاتھ اٹھا کر بولی۔

"جو حکم جناب۔" وہاج مسکراتے ہوئے منہا کو دیکھ کر بولا۔ جبکہ منہا اب ادھر ادھر دیکھ رہی تھی باقی سب کو بھی اس کا ساتھ دینا چاہیے تھا۔

"ٹریننگ کے لیے کب جانا ہے؟" حاشر صوفے پر وہاج کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولا۔

"اس Sunday کو رپورٹ کرنا ہے۔" وہاج سنجیدگی سے جواب دے کر سجاد صاحب سے باتوں میں مصروف ہو گیا۔

لاؤنج میں اس وقت عید کا ساسماں تھا یوں جیسے عرصے بعد خوشیوں نے گھر کے دروازے پر دستک دی ہو۔ یوں جیسے اب اس گھر میں وہ دن دور نہیں جب خوشحالی اور آسائشات کی اس گھر میں بھرمار ہو گی۔ وہ سب پہلے بھی غریب نہیں تھے لیکن ہر انسان بہتر کی خواہش کرتا ہے اور یہ اس کا بنیادی حق ہے۔ خاص کر ان ماں باپ کا جو نا جانے کتنی مشکل سے اپنے

www.novelsclubb.com

بچوں کی تعلیم و تربیت کرتے ہیں یہ ان کا حق ہوتا ہے کہ اتنی محنت کے بعد وہ اپنا انعام اولاد کی کامیابی کی صورت دیکھیں.

◆◆◆◆

وہ اس وقت لاہور کے ایک مشہور و معروف روف ٹاپ ریستوران میں موجود تھے اپریل کا اواخر تھا اور ہوا خنک نہ سہی مگر خوشگوار ضرور تھی. حاشر ایک اور گاڑی رینٹ پر لایا تھا تاکہ سب لوگ جا سکیں. ان سب کے لیے چار میزوں کو اکٹھا جوڑ کر ساتھ 18 کرسیاں لگائی گئی تھیں. خوشگوار ماحول میں سب باتوں کے ساتھ ساتھ کھانے سے لطف اندوز ہو رہے تھے.

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد سب کھانا کھا کر فارغ ہوئے تو فواد پارٹی نے آئسکریم کے لیے شور مچا دیا.

بڑے سب چونکہ تھک چکے تھے اور گھر جانا چاہتے تھے تو سجاد صاحب سب بڑوں کو گھر لے گئے اور وہاج صاحب ان سب کو آئسکریم کھلانے.

"ویسے بھائی آپ اتنے کھلے دل کے ہیں ہمیں نہیں پتا تھا." فواد آئسکریم کھا کر اب باقی سب کو دیکھ رہا تھا جب اچانک بولا. وہاج کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی.

"اچھا کیوں نہیں پتہ تھا؟" وہاج نے بھنویں اچکا کر پوچھا.

"کیوں کہ آپ ہمیں منہ ہی نہیں لگاتے." فواد نے جہاں بے دھڑک کہا تھا وہیں اس کی بے عقلی پر باقی سب نے ماتھا پیٹا تھا اور وہاج کا منہ بس چند ہی لمحے کے لیے حیرت سے کھلا ضرور تھا.

www.novelsclubb.com

"ایسی کوئی بات ہے تو نہیں مگر اگر تم سب نے ایسے محسوس کیا ہے تو آئی ایم سوری." اب سب کو حیرت میں ڈالنے کی باری وہاج کی تھی وہ اور معافی اچھا مزاق تھا.

"اوہو بھائی اسکی تو عادت ہے بکواس کرنے کی ہمیں پتا ہے آپ مصروف ہوتے ہیں اس لیے ٹائم نہیں دے پاتے۔" حاشر نے خوبصورتی سے بات سنبھال لی تھی۔

آئسکریم کھانے کے بعد انھوں نے فواد اور فاریہ کو ڈراپ کیا اور پھر اپنے گھر واپس آئے وہاج اور حاشر جب گاڑی واپس کر کے آئے تو عالیہ جو ابھی عرفان صاحب کے کمرے سے نکلی تھی ان کو اندر بلاوے کا پیغام دیتی چلی گئی۔ وہ دونوں چہرے پر الجھن لیے کمرے میں داخل ہوئے۔

"آپ نے بلایا تھا ابو۔" پوچھنے والا حاشر تھا۔

"ہاں بیٹھو۔" عرفان صاحب اور نگہت بیگم بیڈ پر بیٹھے تھے وہ دونوں صوفے پر بیٹھ گئے یہ کمرہ گھر کے تین ماسٹر بیڈ رومز میں سے ایک تھا اس لیے کافی کشادہ تھا نفاست سے سجا کمرہ نگہت بیگم کے سگھڑاپے کا ثبوت تھا۔

www.novelsclubb.com

"خیر سے تم دونوں کی تعلیم مکمل ہو گئی ہے۔" عرفان صاحب نے بات کا آغاز کیا دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آگے کیا سوچا ہے؟" سوال تھا حاشر نے وہاج کو یوں دیکھا جیسے کہتا ہو آپ بڑے ہیں پہلے بتائیں۔ وہاج نے سر کو ہلکی سی جنبش دے کر بولنا شروع کیا۔

"کرنا کیا ہے ابو بس ابھی ٹریننگ کے لیے جاؤں گا اور چھے سات ماہ میں ان شااللہ پہلی پوسٹنگ

مل جائے گی۔" وہاج پر سکون سا بولا۔

"ہوں...اور تم؟" اب اشارہ حاشر کی طرف تھا۔

www.novelsclubb.com

"ابو میری تعلیم ابھی پوری طرح سے مکمل کہاں ہوئی ہے آخری سمیسٹر کا ریسلٹ آئے گا تو ہی کچھ بنے گا۔ اگر اچھا آگیا تو قوی امکان ہے کہ یونیورسٹی میں ہی لیکچرار لگ جاؤں۔"

حاشر کہنے کے بعد خاموش ہو گیا۔

"اور شادی؟" نگہت بیگم مدعے پر آئیں۔ دونوں جو سر جھکائے بیٹھے تھے ایک جھٹکے سے اٹھا گئے انھیں اس بات کی توقع تھوڑا ہی تھی کہ یہاں یہ شادی نامی پنڈورا باکس کھلنے والا ہے۔

دونوں کی چپ پر عرفان صاحب گرج کر بولے۔

"ماں نے کچھ پوچھا ہے جواب دو۔" دونوں چھوٹے بچوں کی طرح نفی میں سر ہلا کر نہیں بول گئے نگہت بیگم جو سنجیدہ تھیں ہنس دیں اپنے پاگل بچوں پر جو شادی کے ذکر پر ہی چپ ہو گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"بحر حال اب تم لوگوں کی ناں سے کام چلنے کا نہیں بہتر ہے کہ اس بارے میں سوچنا شروع کر دو باہر سے کسی کو لانے کے حق میں نہ تمہاری ماں ہے نہ میں فلحال یہ بتاؤ کہ کس کو منگنی سے مسئلہ نہیں ہوگا اگر کر دی جائے؟" واہ عرفان صاحب کتنے صاف گو تھے بغیر لگی لپٹی کے ساری بات کہہ دی اس سے پہلے کے حاشر ناں کرتا وہاج نے ہاتھ اٹھا کر بول دیا.

"میں ..مجھے مسئلہ ہے شادی سے بھی اور منگنی سے بھی آپ اس کی کر دیں جس سے مرضی." حاشر بھائی کی بے وفائی پر صدمے میں تھا جس نے اپنی آنکھیں سر پر رکھ لی تھیں. عرفان صاحب نے بھی اسے خشمگیں نظروں سے دیکھا لیکن کچھ نہ بولے جانتے تھے وہ اپنی مرضی کا مالک ہے کسی کی نہیں سنے گا.

"ٹھیک ہے جاؤ پھر تم." وہاج کو تقریباً دفع ہونے کا کہا گیا تھا لیکن وہ بغیر محسوس کیے چپ چاپ باہر نکل گیا. حاشر ابھی تک صدمے میں تھا.

"ہاں تو برخوردار تم کرو گے منگنی۔" عرفان صاحب مسکراتے ہوئے پوچھ رہے تھے حاشر نے نفی میں سر ہلادیا۔

"مطلب تم بھی نافرمانی کرو گے؟" اب کے انداز emotional blackmailing کا سا تھا۔

"نہیں ابو جو آپکی مرضی۔" حاشر نے تابعداری سے لڑکیوں کی طرح رضامندی ظاہر کی۔

"ٹھیک ہے پھر تمہاری ماں تمہارے لیے فاریہ کو پسند کر چکی ہے۔" اور حاشر کے اوپر بم گرا۔

"ل.. لیکن ابو۔" اس نے اعتراض اٹھانا چاہا۔

"تم انکار کرنا چاہو تو کر دو اس صورت میں تمہیں منہا سے شادی کرنی ہو گی." "یہ کیا بات ہوئی آگے کھائی پیچھے کنواں حاشر فوراً بول اٹھا.

"منہا نہیں ابو وہ میری بہن ہے."

"ٹھیک ہے پھر فاریہ، اب تم جا کر آرام کرو شب بخیر." "مطلب تم بھی دفع ہو جاؤ اب.

حاشر اپنا سا منہ لے کر کمرے سے دفع ہو گیا اب اسے وہاج کی کلاس لینی تھی جسکی وجہ سے وہ اس سب میں پھنسا تھا.

◆◆◆◆

www.novelsclubb.com

"او مائی گاڈ تم سچ کہہ رہی ہو عالیہ؟" منہا کا منہ خطرناک حد تک کھلا ہوا تھا. جبکہ عالیہ کی آنکھیں خوشی اور مسرت سے چندھیائی ہوئی تھیں.

"ہاں ناں میری جان!" عالیہ جوش سے بولی.

"لیکن یہ سب کب ہوا اور ہمیں پتا کیوں نہیں چلا" منہا نے اگلا سوال کیا.

"خیر یہ تو مجھے نہیں پتا لیکن یہ پتا ہے کہ وہاج بھائی کے جانے سے پہلے ہی شاید منگنی ہو جائے." عالیہ خوشی سے پاگل ہو رہی تھی. باچھیں کانوں کو چھو رہی تھیں.

"مطلب آج ہم رشتہ پکا کرنے جائیں گے؟" منہا کا اگلا سوال جس پر عالیہ اثبات میں سر ہلا کر آلماری کی طرف بڑھ گئی.

"چلو اب جلدی سے تیاری کریں امی نے اسی لیے بلایا تھا." عالیہ نے اسے بھی اپنے ساتھ کھینچے ہوئے کہا اور وہ باقی کے سوال بعد کے لیے چھوڑ کر اپنا شام میں پہنے جانے لائق لباس ڈھونڈنے لگی.

www.novelsclubb.com

"ویسے پہلے حاشر بھائی کیوں وہاج بھائی کیوں نہیں؟" منہا نے اچانک سے پوچھا آخر وہ سب سے بڑے تھے.

"پتا نہیں چھوڑ نا یار ہمیں کیا شکر کر کے کوئی فنکشن آیا ہے اور یہ بھی کہ فاریہ اب اس گھر میں آجائے گی...اف میں بہت خوش ہوں سچ میں...." عالیہ کا بس چلتا تو بھنگڑے ڈالتی.

"ہاں یہ تو ہے لیکن ابھی صرف منگنی ہو رہی ہے فری ادھر تو نہیں آئے گی." منہا نے ایک اور نکتہ اٹھایا.

"تم فکر نہ کرو بہنہ سنا نہیں تھا فواد نے کہا تھا کہ پھپھو اسکی شادی جلد کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں اور دیکھنا ادھر حاشر بھیا کو نوکری ملی ادھر فٹ سے شادی ہو جانی ہے." عالیہ چالاکی سے سارا جائزہ لینے کے بعد اب اسے بھی حقائق سے آگاہ کر رہی تھی اور منہا حیرت زدہ سی اسے تک رہی تھی، ارے کیا یہ واقعی اس کی بے وقوف سی عالیہ تھی جسے بات سمجھنے میں صدیاں لگ جاتی تھیں اب بھائی کی شادی کی بات ہو رہی تھی تو ساری عقل جیسے اسی میں آسمائی تھی.

www.novelsclubb.com

"واؤ آئی ایم امپریشڈ." منہا اپنی بھنویں اچکا کر بولی.

"تھینکس" عالیہ دانت نکال کر بولی.

....

"فواد کے بچے تم تم نکل جاؤ یہاں سے اسی وقت دفع ہو جاؤ۔" فاریہ باقاعدہ فواد کو دھکے مار کر اپنے کمرے سے نکال رہی تھی۔

"لیکن اس میں میری کیا غلطی ہے یار؟" وہ بار بار یہی پوچھ رہا تھا آخر فاریہ نے اسے چھوڑ کر اپنا سر پکڑ لیا اور بیڈ پر بیٹھ کر رونے لگی۔ فواد اس کے یوں اچانک رونے پر گھبرا گیا اور فوراً اس کے پاس بیٹھ کر اسے بازو کے گھیرے میں لے لیا۔

"اب بتاؤ بھی کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہو پاگل لڑکی" فواد اسے پچکارتے ہوئے بولا۔

"تم.. تمہاری وجہ سے ہوا ہے یہ سب کچھ تم نے امی کو میری شادی کا کہا تھا نا؟" وہ اب بھی رو رہی تھی اور اس کا رونا کم از کم فواد کی سمجھ سے باہر تھا۔

"تو اس میں غلط کیا ہے اور ویسے بھی میں نے امی کو کچھ نہیں کہا اور حاشر بھائی اتنے اچھے تو ہیں تمہیں مسئلہ کیا ہے یہ بتاؤ۔" فواد سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا اسے بہن کو یوں روتے دیکھنا ذرا پسند نہ آیا تھا۔

"میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی فواد ابھی تو ہماری انٹرنشپ رہتی ہے اور مجھے ابھی زندگی میں اور بہت کچھ کرنا ہے۔" وہ اب کہ تحمل سے اسے اپنا مسئلہ بتا رہی تھی۔

"تو میری جان کون سا ابھی ہو رہی ہے شادی believe me انٹرنشپ ختم ہونے سے پہلے میں کسی کو شادی کا نام بھی نہیں لینے دوں گا اور رہی بات بہت کچھ کرنے کی تو کرو تم بہت کچھ مجال کسی کی کہ تمہیں کوئی روکے اب بس چپ کرو اور اگر کوئی اور بات ہے تو بتاؤ مجھے "فواد نے بڑے بھائیوں کی طرح اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا. فاریہ کے لیے اسے کا یہ انداز نیا تھا وہ بھیگی آنکھوں سے مسکرا دی.

"تو مطلب حاشر بھائی پر تو تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہے نا؟"

فواد بامشکل امڈتی ہوئی ہنسی کو روکے بولا چہرے پر اب بھی سنجیدگی کے آثار تھے اور فاریہ بے وقوف بنی اب بھی مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلا گئی تو فواد کا چھت پھاڑ قہقہہ کمرے کی فضا میں گونجا تو فاریہ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا جس سے اس کا چہرہ خفت سے سرخ ہوا اور فواد نے ہنستے ہوئے اسے خود میں بھینچ لیا نا جانے کیوں آج اسکے ہر انداز میں ایک بے حد محبت کرنے والے ذمہ دار بھائی کی جھلک نظر آ رہی تھی.

....

www.novelsclubb.com

"آہم...آہم کیا ہم اندر آجائیں بھابھی جان؟" عالیہ اور منہا نے گلا کھنکھار کر فاریہ سے اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی. فاریہ کو اچانک ہی شرم سی آنے لگی بھلا یہ بھی کوئی بات تھی بچپن سے جن کے ساتھ اٹھتی بیٹھتی ہنستی کھیلتی آئی تھی آج انہی سے شرم آرہی تھی فاریہ کو اپنے شرم آنے پر غصہ آنے لگا. وہ اس وقت فیروزی رنگ کے لان کے سوٹ میں ملبوس تھی جس پر ہلکی سی نفیس کڑھائی ہوئی تھی شیفون کا دوپٹہ گلے میں لیے اپنے ہلکے بھورے بالوں کی اس نے فرنچ چوٹی کر رکھی تھی. منہا اور عالیہ کو آج وہ ضرورت سے زیادہ ہی پیاری لگ رہی تھی شاید رشتے میں تبدیلی آنے والی تھی. لگ تو وہ دونوں بھی اچھی رہی تھیں اتنی اچانک سی دعوت پر بھی انھوں نے اپنے تئیں خوب اہتمام کیا تھا.

"اب تم لوگ شروع مت ہونا پلیز." وہ ذرا چڑ کر بولی اسے یہ سب بہت عجیب سا لگ رہا تھا ایسا نہیں تھا کہ اسے حاشر پسند نہیں تھا بلکہ حاشر ایسا تھا ہی نہیں جسے کوئی ناپسند کر سکتا وہ بلاشبہ ایک اچھا ہم سفر ثابت ہو سکتا تھا یہ بات فاریہ جانتی تھی مگر اس نے کب حاشر کے بارے میں ایسا سوچا تھا۔ اس کے لیے یہ سب نیا تھا، انوکھا تھا. اسے یہ سب اچھا نہیں تو

کم از کم برا بھی نہیں لگ رہا تھا بس ایک ان جانی سی کیفیت دل کے پردوں میں سے جھانکنے لگی تھی جو، فلحال اسے الجھا رہی تھی.

"اوہو مطلب ہم سے پہلے بھی کوئی شروع ہو چکا ہے؟ سچ بتاؤ لڑکی ہم سے کچھ چھپایا تو نہیں جا رہا ایک تو صبح سے دولہا صاحب بھی غائب ہیں مل کے نہیں دے رہے ورنہ حاضری تو ان کی بھی بنتی ہے." منہااب کے ایک ہاتھ کمر پر رکھے بھنویں اچکا کر بولی. اسکی یہ بات اندر آتا فواد سن چکا تھا.

"اوئے پھاپھے کٹنیوں چلو یہاں سے نکلو فوراً بلکہ تم لوگوں کو اندر کس نے آنے دیا چلو شاباش تم لوگ مخالف پارٹی کے کارندے ہو نکلو." حیرت سے ان دونوں کے منہ کھل چکے تھے جبکہ فاریہ منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے ہنس دی اسے فواد کا یہ نیا انداز پسند آیا تھا.

"ہا...ہائے دماغ ٹھیک ہے تمہارا اندر کہیں کہ تم ہوتے کون ہو ہمیں باہر نکالنے والے." منہا اسکے سر پر پہنچ کر چیخی عالیہ بھی اثبات میں زور سے سر ہلانے لگی.

"جس کو تم لوگ تنگ کر رہے ہو میری بہن ہے اور میں ایک بہت اچھا بھائی ہوں اس لیے تم کو اسے پریشان نہیں کرنے دوں گا۔" فواد نے نفی میں سر ہلا کر کہا تو منہا نے ایک آبرو اچکایا۔

"سب سے پہلے تو یہ کہ فاری میری بھی بہن ہے اوپر سے میری پھپھو اور ماموں کی بیٹی بھی ہے اور اب سے یہ ہماری ہونے والی بھابھی بھی ہے تو تم کم از کم مجھے روکنے والے کوئی نہیں ہوتے چلو اب نکلو یہاں سے..." ہنہ منہا نے انگلی سے باہر کی طرف اشارہ کیا۔ اتنے میں فصیح، سامعہ اور زینیا بھی کمرے میں تشریف لے آئے اب وہ سب کچھ خوشگوار سے ماحول میں ہنس کھیل رہے تھے کچھ ہی دیر بعد وہاج مٹھائی لیے کمرے میں داخل ہوا اور سب کو ہفتے کے دن ہونے والی منگنی کی تقریب کے بارے میں بتایا تو کمرے میں نئے سرے سے خوشی کی اک لہر دوڑ گئی فاریہ کے چہرے پر بڑی مدھم سی مسکراہٹ تھی لیکن فواد پھر بھی اسے دیکھ کر مطمئن ہو چکا تھا۔ اس کے بعد سب کھانا کھانے نیچے چلے گئے حاشر ان سب میں موجود نہیں تھا اور شاید یہ پہلی بار ہی ہوا تھا کہ کسی خاندان کی دعوت میں وہ غیر حاضر تھا کیونکہ اکثر یہ غیر حاضری وہاج کی ہوا کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

....

"آہم...آہم کیا ہم اندر آجائیں بھابھی جان؟" عالیہ اور منہا نے گلا کھنکھار کر فاریہ سے اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی. فاریہ کو اچانک ہی شرم سی آنے لگی بھلا یہ بھی کوئی بات تھی بچپن سے جن کے ساتھ اٹھتی بیٹھتی ہنستی کھیلتی آئی تھی آج انہی سے شرم آرہی تھی فاریہ کو اپنے شرم آنے پر غصہ آنے لگا. وہ اس وقت فیروزی رنگ کے لان کے سوٹ میں ملبوس تھی جس پر ہلکی سی نفیس کڑھائی ہوئی تھی شیفون کا دوپٹہ گلے میں لیے اپنے ہلکے بھورے بالوں کی اس نے فرنچ چوٹی کر رکھی تھی. منہا اور عالیہ کو آج وہ ضرورت سے زیادہ ہی پیاری لگ رہی تھی شاید رشتے میں تبدیلی آنے والی تھی. لگ تو وہ دونوں بھی اچھی رہی تھیں اتنی اچانک سی دعوت پر بھی انھوں نے اپنے تیئں خوب اہتمام کیا تھا.

www.novelsclubb.com

"اب تم لوگ شروع مت ہونا پلیز." وہ ذرا چڑ کر بولی اسے یہ سب بہت عجیب سا لگ رہا تھا ایسا نہیں تھا کہ اسے حاشر پسند نہیں تھا بلکہ حاشر ایسا تھا ہی نہیں جسے کوئی ناپسند کر سکتا وہ بلاشبہ ایک اچھا ہم سفر ثابت ہو سکتا تھا یہ بات فاریہ جانتی تھی مگر اس نے کب حاشر کے بارے میں ایسا سوچا تھا۔ اس کے لیے یہ سب نیا تھا، انوکھا تھا. اسے یہ سب اچھا نہیں تو کم از کم برا بھی نہیں لگ رہا تھا بس ایک ان جانی سی کیفیت دل کے پردوں میں سے جھانکنے لگی تھی جو، فلحال اسے الجھا رہی تھی.

"اوہو مطلب ہم سے پہلے بھی کوئی شروع ہو چکا ہے؟ سچ بتاؤ لڑکی ہم سے کچھ چھپایا تو نہیں جا رہا ایک تو صبح سے دولہا صاحب بھی غائب ہیں مل کے نہیں دے رہے ورنہ حاضری تو ان کی بھی بنتی ہے." منہاب کے ایک ہاتھ کمر پر رکھے بھنویں اچکا کر بولی. اسکی یہ بات اندر آتا فواد سن چکا تھا.

www.novelsclubb.com

"اوئے پھاپھے کٹنیوں چلو یہاں سے نکلو فوراً بلکہ تم لوگوں کو اندر کس نے آنے دیا چلو شاباش تم لوگ مخالف پارٹی کے کارندے ہو نکلو." حیرت سے ان دونوں کے منہ کھل چکے تھے جبکہ فاریہ منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے ہنس دی اسے فواد کا یہ نیا انداز پسند آیا تھا.

"ہا...ہائے دماغ ٹھیک ہے تمہارا اندر کہیں کہ تم ہوتے کون ہو ہمیں باہر نکالنے والے."

منہا اسکے سر پر پہنچ کر چیخی عالیہ بھی اثبات میں زور سے سر ہلانے لگی.

"جس کو تم لوگ تنگ کر رہے ہو میری بہن ہے اور میں ایک بہت اچھا بھائی ہوں اس لیے تم کو اسے پریشان نہیں کرنے دوں گا."فواد نے نفی میں سر ہلا کر کہا تو منہا نے ایک آبرو اچکایا.

"سب سے پہلے تو یہ کہ فاری میری بھی بہن ہے اوپر سے میری پھپھو اور ماموں کی بیٹی بھی ہے اور اب سے یہ ہماری ہونے والی بھابھی بھی ہے تو تم کم از کم مجھے روکنے والے کوئی نہیں ہوتے چلو اب نکلو یہاں سے..."ہنہ منہا نے انگلی سے باہر کی طرف اشارہ کیا.اتنے میں فصیح،سامعہ اور زینیا بھی کمرے میں تشریف لے آئے اب وہ سب کچھ خوشگوار سے ماحول میں ہنس کھیل رہے تھے کچھ ہی دیر بعد وہاج مٹھائی لیے کمرے میں داخل ہوا اور سب کو ہفتے کے دن ہونے والی منگنی کی تقریب کے بارے میں بتایا تو کمرے میں نئے سرے سے خوشی کی اک لہر دوڑ گئی فاریہ کے چہرے پر بڑی مدھم سی مسکراہٹ تھی لیکن فواد پھر بھی اسے دیکھ کر مطمئن ہو چکا تھا.اس کے بعد سب کھانا کھانے نیچے چلے گئے حاشر

www.novelsclubb.com

ان سب میں موجود نہیں تھا اور شاید یہ پہلی بار ہی ہوا تھا کہ کسی خاندان کی دعوت میں وہ غیر حاضر تھا کیونکہ اکثر یہ غیر حاضری وہاج کی ہوا کرتی تھی.

....

"ابھی نہیں حاشر بھائی ابھی آپ ذرا رُکیں اور یہ بتائیں کہ آپ نے کونسی گیم چلائی ہمیں پتا بھی نا چلنے دیا واہ." عالیہ بھائی کو اپنے کمرے میں روپوش ہوتے دیکھ چکی تھی اب وہ اور منہا ان کے کمرے میں تھانے دار بنی آئی تھیں. وہاج اپنے بستر پر لیپ ٹاپ کھولے کچھ کام کر رہا تھا انہیں حاشر کے سر پر کھڑا دیکھ دبا سا مسکرایا.

"میری کیا مجال جو کوئی گیم چلاؤں اتنی ہی بے چینی ہو رہی ہے تو اباجی سے پوچھ لو امید ہے سب سمجھ جاؤ گے." حاشر پر سکون سا بولا.

www.novelsclubb.com

"آہاں ہم ٹلنے کے نہیں. اچھا یہ بتائیں کہ کیا آپ کو فاری پہلے سے پسند تھی. "منہا نے اس سے براہ راست پوچھا تھا حاشر کو اپنے کان سرخ ہوتے محسوس ہوئے کہاں پھنسا دیا تھا ابا جی نے وہاج کو بھی بلاوجہ ہی کھانسنا یاد آگیا.

"شب بخیر منہا عالیہ کل ملینگے چلو شاباش اپنے روم میں جا کر سو جاؤ. "حاشر کچھ دیر بعد ان کو پچکارتے ہوئے بولا جیسے وہ چھوٹی بچیاں ہوں اور اس کے کہنے پر واقعی نکل جائیں مگر وہ بھول گیا تھا کہ وہ بلائیں تھیں بلائیں.

"مطلب آپ نہیں بتائیں گے ؟"عالیہ نے ہاتھ سامنے باندھتے ہوئے بھنویں اچکا کر پوچھا.

www.novelsclubb.com

"جی نہیں بتاؤں گا اب جاؤ. "حاشر بھی اسی انداز میں بولا.

"اوہ مطلب آپ ہی نے ابو امی کو رشتے کا کہا ہے سہی ہے سہی ہے بہن کو بتانا ضروری نہیں سمجھا خیر ہے۔" عالیہ افسردہ سا منہ بنائے باہر کا رخ کرنے لگی منہا بھی اس کے ساتھ تھی اور حاشر صدمے سے گنگ یہ کیا چیزیں تھیں؟ کیا کیا سوچ جا رہی تھیں؟ ان کا دماغ اس قدر خراب کیوں تھا؟ اس سے پہلے کے حاشر کوئی جواب دیتا وہاج اپنے بستر سے اٹھ کر آگیا۔

"جی نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے ابو نے ہی حاشر کو حکم دیا تھا اور یہ ہمیشہ کی طرح مان گیا اور تم لوگ بہتر ہے کہ کم ڈرامے اور ناول پڑھا کرو......اور فضول سوچنے سے گریز کرو گی تو بہتر ہو گا شب بخیر۔" وہاج بات کرنے کے بعد بستر پر واپس چلا گیا اور حاشر نے جتانے والے انداز میں آبرو اچکائی کہ آگیا سکون اب نکلو یہاں سے وہ دونوں بھی سمجھنے والے انداز میں سر ہلا کر چلی گئیں۔

"افف ویسے یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔" حاشر بستر پر نیم دراز ہوتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے کیا کیا ہے بھئی؟" معصوم سا استفسار.

"ناتم منع کرتے ناسب یہ سوچتے کہ مجھے زیادہ جلدی ہے منگنی کی ہنہنہ." حاشر منہ بگاڑ کر بولا.

"توتم کر دیتے نا منع میں نے تو تمہارے منہ پر قفل نہیں لگا یا تھا." وہاج بدستور اپنے کام میں مصروف اسے جواب دے رہا تھا.

"ہاں بھئی تمہارے لیے انکار کرنا کون سا مشکل ہے لیکن سوری میں یہ نہیں کر سکتا ویسے کیا تمہیں کوئی پسند ہے؟" لو اب اسی کی کسر باقی تھی حاشر جیسا عقل مند بھی اس طرح کے سوال کر رہا تھا. وہاج کا دل چاہا ما تھا پیٹ لے. یہ ان چھوٹے بہن بھائیوں کی کوئی خاص

عادت تھی بڑے بہن بھائیوں سے ایسے سوال کرنا اور پھر آخر کو حاشر تھا تو اس سے چھوٹا ہی تو کیسے اسے دلچسپی نہ ہوتی.

"نہیں." یک لفظی جواب.

"اوہ تو مطلب تم امی ابو کی مرضی سے شادی کرو گے؟" حاشر پرجوش سا بولا.

"ہاں شاید وقت آئے گا تو دیکھا جائے گا ابھی میرا شادی کا کوئی ارادہ نہیں." وہاج اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا.

www.novelsclubb.com

"چلو گڈ ویسے ابو امی پہلے سے ہی سوچ بیٹھے ہیں." حاشر نے تجسس کا پتا پھینکنے کی کوشش کی مگر مقابل کے کان پر جوں تک نہ رینگی وہ اپنے کام میں پھر سے مصروف ہو گیا. حاشر بھی اب سونے کی کوشش کر رہا تھا اسے لائٹ میں سونے کی عادت ہو چکی تھی.

....

سینت سینت کے پاؤں رکھتی وہ سیڑھیاں اتر رہی تھی کہتے ہیں لڑکیاں تیار ہو جائیں تو اندھی ہو جاتی ہیں لیکن وہ آنکھیں پوری کھولے احتیاط کا دامن تھامے نک سک سی تیار تائی امی کی آواز پر نیچے آ رہی تھی اس نے گہرے ہرے رنگ کا پیروں کو چھوتا فراک پہن رکھا تھا بالوں کو ہلکی سی چوٹی میں سامنے سے باندھے پیچھے سے کھلا چھوڑے اپنے پیروں میں قدرے اونچی ہیل پہنے، اسے ہیل پہننا پسند تھا. اپنے چہرے پر اس نے معمولی میک اپ کرر کھا تھا بھلا زیادہ میک اپ کر لیتی تو کیا تائی امی ان کو آنکھوں سے ہی قتل نہ کر دیتیں.

"منہا تم نیچے کب پہنچو گی؟" تائی امی کی ایک اور آواز نے اسے تیزی سے سیڑھیاں عبور کرنے پر مجبور کر دیا. وہ 'ابھی پہنچی' کی ہانک لگاتے اترنے لگی.

www.novelsclubb.com

"ہاں جی آ گئی میں ویسے تائی امی یہ غلط بات ہے فاریہ کے پاس مجھے جانا چاہیے تھا اور آپ نے عالیہ کو بھیج دیا بھلا میرا جانا بنتا تھا یا اسکا؟" منہا نے بالکل درست بات کی تھی عجیب سی بات تھی کہ بھلا عالیہ کو وہاں جانے کی کیا ضرورت تھی وہ اپنے بھائی کے پاس رہتی اور

منہا کو اپنی بہن کے ساتھ ہونا چاہیے تھا لیکن عین وقت پر تائی امی نے منہا کو یہیں رہنے کا حکم دے دیا.

"میری بچی تم بڑی بیٹی ہو اس گھر کی تمہیں اس پگلی سے زیادہ عقل ہے تم اپنی تائی امی کے ساتھ کام میں مدد کرو اور دیکھو ماشااللہ بہت پیاری لگ رہی ہو اللہ نظر بد سے بچائے آمین."منہا کا تائی امی کا اتنا میٹھا لہجہ سن کر حیران ہونا بنتا تھا مگر وہ اس بات کو چھوڑے خوش دلی سے مسکراتی تائی امی کے گلے میں بانہیں ڈال گئی وہ واقعی دل کی بہت اچھی تھیں مگر تربیت کے معاملے میں کسی قسم کی چھوٹ نہ تھی.

"ہاں جی بالکل میں زیادہ سمجھدار ہوں اور تائی امی آپ میرے سے زیادہ حسین لگ رہی ہیں."منہا اثبات میں سر ہلاتی آخر پر اپنی آنکھ دبا گئی تو نگہت بیگم نے ہنستے ہوئے اسے بازو پر چپت لگائی دور کھڑے اس منظر کو دیکھتے وہاج نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ نفی میں سر ہلایا اور گھر کے بیرونی دروازے کی جانب بڑھ گیا.

"اچھا اب بتائیں کیا کرنا ہے؟" منہا نے تابعداری سے پوچھا تو تائی امی اسے کام بتانے لگیں.

اب اگر دوسرے گھر میں چل کر دیکھیں تو وہاں منظر کچھ یوں تھا.

"فاریہ اگر اب تم نے اپنی آنکھ جھپکی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا سمجھی." عالیہ کا چہرہ اب کے الجھن کا شکار تھا. وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے اس کا آئی میک اپ کرنے کی پوری کوشش کر رہی تھی جبکہ فاریہ کی آنکھیں جھپکنے سے باز نہ آتیں اسے شروع سے ہی یہ مسئلہ تھا اسی کے باعث وہ کبھی بھی آنکھوں پر کسی قسم کا میک اپ نہیں کرتی تھی مگر آج عالیہ نے ٹھان لیا تھا کہ میک اپ ہو کر رہے گا.

کچھ ہی دیر پہلے فواد انہیں بتا کر گیا تھا کہ ایک گھنٹے بعد انھیں دوسرے گھر جانا ہے.

www.novelsclubb.com

منگنی کی رسم بہت معمولی سے رشتہ داروں کو گھر پر بلا کر ہی ادا کرنے کا فیصلہ ہوا تھا کیونکہ خاندان ہی کی بات تھی تو کچھ خاص مہمان تھے ہی نہیں اس لیے گھر پر ہی سارا انتظام ہوا تھا.

فاریہ نے سرمئی رنگ کی کرتی اور ساتھ پلازو پہن رکھا تھا کرتی کام والی جبکہ پلازو کے نیچے معمولی سا کام تھا. اس کے بال عالیہ نے کھجوری چوٹی میں قید کر دیے تھے اور چند لٹوں کو اس کے چہرے کا طواف کرنے کے لیے چھوڑ دیا تھا. اس کے ہاتھوں میں سرخ اور پیل پھولوں والے گجرے تھے جبکہ عالیہ نے گہرے گلابی رنگ کا فراک زیب تن کر رکھا تھا تنگ پاجامے کا رنگ فیروزی اور گلے میں مقید دوپٹہ بھی اسی رنگ کا تھا عالیہ اسے تیار کرنے سے پہلے خود تیار ہوئی تھی اور اب بس اس کے میک اپ میں مشغول وہ اسکی تیاری کو بھی آخری مراحل میں لے جا چکی تھی نگہت بیگم کا اسے یہاں بھیجنے کا فیصلہ درست ہی تھا یہ اس نے ثابت کر دیا تھا.

....

www.novelsclubb.com

"اللہ یہ رشتہ مبارک کرے." فاریہ کو تائی امی نے جب کہ حاشر کو فاخرہ پھوپھو نے انگوٹھی پہنائی تھی جس کہ بعد غفران صاحب نے یہ دعا کی تھی اور تمام افراد نے باآواز بلند آمین ثم آمین کہا تھا.

فاریہ اور حاشر ایک ہی صوفے پر قدرے فاصلے سے بیٹھے تھے. فاریہ کا دوپٹہ عالیہ نے بڑے خوبصورت انداز میں سیٹ کیا تھا. حاشر نے گہرے نیلے رنگ کے شلوار سوٹ پر کریم رنگ کی واسکٹ پہن رکھی تھی. ان دونوں کی جوڑی وہاں بیٹھے ہر شخص کی آنکھوں کو اچھی لگ رہی تھی. رسم کے بعد سب باری باری ان دونوں کے ساتھ تصویریں اتروانے لگے اور کیمرہ مین کا کام فواد صاحب کے سوا کون کر سکتا تھا بھلا. سب خوش تھے منظر مکمل تھا. ناجانے پھر کب یہ منظر اتنا مکمل لگنا تھا.

www.novelsclubb.com

تقریب کے بعد فاخرہ بیگم لوگ جب اپنے گھر کو چلے گئے تو عالیہ، منہا اور وہاج سے نگہت بیگم نے سارا بکھیرا اسمٹوایا اور اس کے بعد ہی ان کو جا کر سونے کی اجازت ملی. وہ سب اس قدر تھکاوٹ کا شکار تھے کہ منہا کو یہ بھی یاد نہ رہا کہ اس نے صبح سے کھانا نہیں کھایا تھا.

رات کے قریب دو بج رہے تھے جب بھوک سے اس کی آنکھ کھل گئی. وہ بھوک کے معاملے میں بڑی کمزور تھی بھوک برداشت کرنا اسکے لیے کافی مشکل تھا سو اس نے نیچے جا کر اپنی مدد آپ کے تحت کچھ کھانے کا فیصلہ کیا اس نے عالیہ کو بھی جگانے کی بھرپور کوشش کی مگر وہ گدھے گھوڑے بیچ کر سوئی تھی اس کا اٹھنا مشکل تھا.

منہا کچن کاؤنٹر کے ساتھ ٹیک لگائے microwave کی گھنٹی بجنے کا انتظار کر رہی تھی نیند کے مارے آنکھیں بند اور منہ کھلا ہوا تھا جبکہ رات میں کیے میک اپ کے نشانات ابھی بھی چہرے پر موجود تھے اس وقت وہ کافی مضحکہ خیز لگ رہی تھی. اگر وہاں وہاج کی جگہ فواد ہوتا تو اس کے قہقہے سب کو اٹھا دیتے لیکن وہ وہاج تھا زیر لب ہلکا سا مسکرا دیا. کھانا گرم ہو جانے کی اطلاع دینے والی گھنٹی نے ماحول میں خلل سا پیدا کیا. منہا کی بند آنکھیں کھلیں تو وہاج کے گلے میں بھی بلاوجہ ہی کھنکھار آ گیا. منہا کی توجہ کچن کے دروازے کی

www.novelsclubb.com

طرف گئی تو وہ خواہ مخواہ ہی شرمندہ سی ہو گئی اور اپنا رخ پھیر گئی. وہاج بھی جس غرض سے آیا تھا اس کے تحت فریج کی طرف بڑھ دیا.

"آپ کو بھی بھوک لگی ہے؟" منہا نے اپنا کھانا نکال کر رکھتے ہوئے اس سے پوچھا. وہاج نے فقط نفی میں سر ہلا کر پانی کی بوتل اس کے سامنے کر دی کہ دیکھ لو پانی لینے آیا ہوں.

"مطلب تمھیں بھوک لگی تھی." وہاج اس سے مخاطب ہوا تھا کیا یہ دن تاریخ میں نہیں لکھا جانا چاہیے تھا؟ لیکن وہ بھی منہا تھی اسی کے انداز میں بنا کچھ کہے اثبات میں سر ہلا کر الماری سے چمچ نکالنے لگی. وہاج نے شیلف پر موجود گلاس میں پانی ڈالا اور پینے لگا انداز میں نامعلوم سی سستی تھی جس کو شاید اس نے خود بھی محسوس نہیں کیا تھا.

"تو آپ کل جا رہے ہیں؟" منہا سے یہ بے تکی سی خاموشی برداشت نہ ہوئی تو بات کرنے کے بہانے پوچھ بیٹھی. وہاج نے ایک آبرو یوں اچکایا جیسے پوچھتا ہو تمہیں کوئی مسئلہ ہے؟ جسے یقینی طور پر وہ بھی محسوس کر چکی تھی تو فوراً سے اپنا سوال تبدیل کیا.

"میرا مطلب تھا کہ آپ کتنے عرصے کے لیے جائیں گے۔" تقریباً ایک اور احمقانہ سوال مگر اس بار وہاج شائد اسے اور شرمندہ کرنے کے موڈ میں نہیں تھا اس لیے ایک اچھا سلجھا ہوا جواب دیا۔

"ویسے تو 6 سے 7 ماہ کی ٹریننگ ہوتی ہے باقی اگر مزید وقت درکار ہوا تو اس کے بارے میں کچھ کہا نہیں جا سکتا۔"

منہا نے ہوں کہ بعد اگلی بات کی تھی شاید بات ختم ہو جانے کا اشارہ تھا۔

"اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب واپس لوٹائے آمین۔" وہاج اس کا اشارہ سمجھ چکا تھا سو پانی کی بوتل لیے کچن سے باہر نکل گیا۔ پیچھے منہا تھی اور اسکی مبہم سوچیں جو بلا اختیار ہی وہاج کے گرد گھوم رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"اپنا خیال رکھو گے نا؟" نگہت بیگم نے آنکھیں دوپٹے سے صاف کرتے اس سے بچوں کی طرح وعدہ لینا چاہا۔ وہاج ان کے اس انداز پر مسکرا دیا وہ اس گھر میں سب سے زیادہ انہی کے قریب تھا۔ باقی حاشر سے بات کر لیتا تو کر لیتا ورنہ اور کسی کو تو وہ مخاطب ہی نہ کرتا تھا۔ جب سے اس نے یہ پروفیشن اختیار کرنے کا فیصلہ کیا تھا اس نے دانستہ خود سے سب کو دور کر لیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ پولیس میں ملازمت اختیار کر لینے کے بعد اسے ان سب سے دور ہو ہی جانا تھا نہ جانے اس کی پوسٹنگ کہاں ہوتی کہاں نہیں، یہی وجہ تھی کہ وہ سب سے دور ہوتا گیا۔ اس نے گھر والوں سے اپنا interaction کم سے کم کر دیا تھا اس کے مطابق، اس سے وہ سب اُس کے چلے جانے کے بعد اس کی کمی کو محسوس نہیں کریں گے۔ لیکن شاید وہ یہاں غلط تھا کیونکہ عالیہ کمرے کے باہر کھڑی اسے بڑی اداسی سے دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہاج نے ہاتھ کے اشارے سے اسے اپنے پاس بلایا تھا بھائی کے اشارے پر وہ آئی اور اس کے گلے لگ گئی۔

"جلدی واپس آنا ہے آپ نے اوکے؟" عالیہ نے اسے باور کروایا۔

"ان شاءاللہ آجاؤں گا کوئی اور حکم؟" وہاج نے مسکراتی نظروں سے پوچھا تھا عالیہ اداس نظروں سے نفی میں سر ہلا گئی۔

"لیکن، میں۔۔ایک حکم تمہیں ضرور دوں گا۔" وہاج نے سنجیدگی سے کہا تو عالیہ کے چہرے پر الجھن کے آثار واضح ہونے لگے۔

"کیسا حکم جناب؟" عالیہ نے آبرو اچکائے۔

"پہلے تم یہاں بیٹھو میرے ساتھ وہاج اسے اپنے ساتھ لیے بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔ نگہت بیگم دونوں بہن بھائی کو بات کرتا دیکھ جا چکی تھیں۔

"عالیہ تحمل سے بات سننی ہے میری اور آگر تم روئی تو ایک رکھ کہ دوں گا اُس وقت تم غم میں تھی اس لیے میں نے کچھ کہا نہیں تھا لیکن اب میں یہ تمہارا فضول سی باتوں پر رونا برداشت نہیں کروں گا۔" عالیہ اس کی بات سن کر زور سے ہنس پڑی۔ وہاج نے بے یقینی سے اس کا ہنسی سے سرخ ہوتا چہرا دیکھا تھا۔

"بھائی بس ایک بات بتادیں آپ کو کیا واقعی لگتا ہے کہ میں چھ ماہ پہلے والی عالیہ ہی ہوں؟"عالیہ نے سوال کیا تھا اور وہاج صاحب خلاف معمول چپ تھے اس نے بہت غور سے عالیہ کا چہرہ دیکھا تھا وہ شاید اس میں تبدیلی ڈھونڈ رہا تھا مگر جس تبدیلی کی بات عالیہ کر رہی تھی وہ ظاہری نہیں تھی۔وہاج چند منٹ خاموشی سے اسے دیکھتا رہا اور پھر نفی میں سر ہلا گیا۔

"جی بالکل آپ کا جواب درست ہے میں اب وہ عالیہ نہیں رہی جو MDCAT کا ریسلٹ صحیح نہ آنے پر پورا ہفتہ روتی رہے گی،بھائی میں نے ان چند ماہ میں خود میں بہت تبدیلی محسوس کی ہے۔وہ ایک experience جو آکیڈمی کی وجہ سے مجھے ہوا ہے۔۔۔۔۔وہ اس کی ایک بہت بڑی وجہ ہے مجھے اندازہ نہیں تھا کہ ٹیچنگ آپ کے کانفیڈینس کو اتنا اوپر لے جاتی ہے روز نئے لوگوں سے ملنا اور ان کو ان کے behavior کے مطابق ہینڈل کرنا آپ کو maturity کے ایک الگ لیول پر لے جاتا ہے اور مجھے جو بہترین بات سمجھ آگئی ہے اس سب سے وہ یہ ہے کہ سیکھنے کے لیے سکھانا بہت ضروری

ہے اور مجھے امید ہے کہ اب میں کبھی بھی فضول باتوں پر خود کو ہلکان نہیں کروں گی۔"

عالیہ نے مسکراتے ہوئے بات ختم کی تھی۔

وہاج یک دم ہی اس لمحے میں جا پہنچا جب حاشر نے اسے عالیہ کے متعلق بتایا تھا کہ وہ جاب کرنا چاہتی ہے پتا نہیں یہ پاکستانی مردوں والی غیرت تھی یا کیا لیکن تب وہاج کو بھی یہ بات پسند نہیں آئی تھی مگر اب وہ حاشر اور عالیہ کے فیصلے پر فخر محسوس کر رہا تھا۔

"ہوں مطلب تمہیں عقل آگئی گڈ۔" وہاج اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا تو عالیہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"آپ نے کیا بات کرنی تھی ویسے؟" عالیہ نے اس سے پوچھا تو وہاج سر کو ذرا سا خم دے کر بولا۔

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں بس یہی کہنا تھا کہ اگر اس بار بھی تمہارا ایڈمیشن نہ ہو سکا تو رونا مت بلکہ کوئی اور راستہ نکالنا۔" وہ کتنے آرام سے یہ بات کہہ گیا تھا عالیہ کے دل کو ذرا سا کچھ ہوا لیکن پھر وہ سنبھل گئی اور ہمت سے سر ہلا کر جی بھائی کہہ دیا۔

"اور اب چونکہ تم بدل گئی ہو تو ایسی ہی رہنا کسی بھی چیز کو اپنے اوپر حاوی نہ ہونے دینا۔" وہاج نے آخری بات کہتے ہوئے ایک بار پھر اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کمرے میں موجود غسل خانے کی طرف بڑھ گیا۔ عالیہ کچھ دیر اس کی کہی باتوں کو ذہن میں دہراتی رہی اور پھر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

وہاج نک سک سا تیار اپنا سوٹ کیس اُٹھائے نیچے اترا تھا۔ اسے حاشر چھوڑنے جا رہا تھا۔ جانا تو بالاج نے تھا مگر وہ ابھی دو دن پہلے ہی اسلام آباد سے واپس آیا تھا وہاج نہیں چاہتا تھا کہ وہ پھر سے اتنی دور ڈرائیونگ کر کے جائے اس لیے اس نے خود ہی اسے منع کرتے ہوئے کہا تھا کہ حاشر اسے چھوڑنے جائے گا۔

www.novelsclubb.com

لاؤنج میں اس وقت تقریباً سب موجود تھے۔ وہاج باری باری سب بڑوں سے ملا اور پھر چھوٹوں سے سب سے ڈھیروں دعائیں سمیٹتے وہ خدا حافظ کہتا حاشر کہ ساتھ اپنی منزل کی جانب روانہ ہوا تھا۔

◆◆◆◆

سہالہ پولیس آکیڈمی سے اس کی زندگی کا ایک نیا باب شروع ہونے والا تھا۔ راستہ سامنے تھا منزل اب واضح ہونے لگی تھی مسافت رائگاں نہیں گئی تھی۔ منزل ایک سایہ دار امان کی طرح اسے اپنی آغوش میں لینے کے لیے تیار کھڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

لوگوں کو اپنے خواب پورے کرنے میں جانے کتنے سال لگ جاتے ہیں مگر اس نے تو یہ خواب بس کچھ ہی عرصہ پہلے دیکھا تھا اسے وہاں کھڑے اس وقت اپنی قسمت پر رشک آیا تھا اور اللہ تعالیٰ پر پیار بھی کہ وہ اس پر اتنا مہربان کیسے ہے۔ تشکّر کہ احساس نے چند لمحوں کے لیے اس کی آنکھیں بند کر دی تھیں۔

"ابا اور امی تمہاری شادی منہا سے کریں گے وہاج یاد رکھنا۔" وہاج پر طاری کیفیت کو حاشر کی سنجیدہ آواز نے ختم کیا تھا۔ وہ چند لمحے کچھ بول نہ سکا ماتھے پر چند بل نمودار ہوئے اور ہونٹ بھینچ گئے کیا یہ غصہ تھا؟ اس نے اپنے آپ کو ٹٹولنا چاہا لیکن نہیں یہ غصہ نہیں تھا پھر یہ کیا تھا وہ جو بھی تھا بس چند لمحوں کے لیے تھا اس کے بعد فوراً ہی بے نیاز سا وہاج سامنے آ چکا تھا مگر حاشر نے وہ چند لمحے بڑے غور سے ملاحظہ فرمائے تھے۔

"اچھا!" وہاج ایک لفظ کہنے کہ بعد گاڑی سے اپنا سوٹ کیس باہر نکالنے لگا۔ وہ اس وقت کوئی بھی ردِ عمل نہیں دے پایا تھا وجہ اس کی سمجھ سے باہر تھی۔

"وہاج صاحب یہ بات میں نے آپ کو اس لیے بتائی ہے کہ آبا اپنے فیصلے سے نہیں ہٹیں گے اس لیے بہتر ہو گا کہ تم اپنے آپ کو اس رشتے کے لیے تیار کر لو کیونکہ میں اپنی بہن

www.novelsclubb.com

کے لیے بہترین چاہتا ہوں۔" حاشر کا لہجہ تنبیہہ لیے ہوئے تھا۔ وہاج نے اسے شکایتی نظروں سے دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہنہہ آیا بڑا بہن کا بھائی!

وہ منہا سے اٹیچڈ تھا یہ بات وہاج جانتا تھا لیکن وہ منہا سے اتنا پیار کرتا تھا یہ بات وہاج نہیں جانتا تھا کیونکہ آج تک کبھی حاشر نے اس سے ایسے بات نہیں کی تھی۔ وہ حیران تھا اور اندر کہیں کچھ اور بھی محسوس ہوا تھا جو فلحال وہ محسوس کرنا چاہتا نہیں تھا۔

"خدا حافظ گھر میں سب کا خیال رکھنا اور عالیہ کو پھر سے ٹوٹنے نہ دینا اب میں چلتا ہوں۔" وہاج نے حاشر کو گلے لگاتے ہوئے یہ ہدایات دی تھیں۔ حاشر نے اچھا بھائی کہتے ہوئے اسے خدا حافظ کہا تھا اور اب وہ وہاج کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ کچھ دیر اسے دیکھتے رہنے کے بعد وہ بھی گاڑی واپسی کے سفر پر موڑتا چلا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

جامعہ کی اس راہداری میں طلبہ کی کچھ خاص ریل پیل نہ تھی۔اس حصے میں اساتذہ کے آفس ہونے کے باعث احتراماً ایک خاموشی سی تھی۔بیگ کو کندھے پر سیٹ کرتی دوپٹے کو پھر سے سر پر جماتی وہ اب سر یوسف کے آفس کے دروازے پر دستک دے رہی تھی۔ اندر سے اجازت ملنے پر اس نے دروازہ کھول کر سر کو سلام کیا۔ سر نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے اسے اپنے ٹیبل کے مقابل رکھی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔وہ بیٹھ چکی تو بولی۔

"خیریت سر آپ نے بلایا تھا؟"منہا کی آواز میں تشویش محسوس کر کہ سر یوسف ہلکا سا مسکرائے۔وہ عمر کے اس حصے میں تھے جب انسان کی شکل پر خود بخود ایک مشفقانہ سا تاثر آجاتا ہے۔ سر کے تقریباً سارے بال سفید تھے ہلکی سی داڑھی جو چہرے کو گریس فل بناتی ہے وہ بھی بالوں کے رنگ سے میل کھاتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"سب خیریت ہے میری بچی بس آپ کو ایک کام سونپنا تھا۔" سر نے ہاتھ باہم ٹیبل پر جما کر ذرا آگے کو ہوتے کہا۔

"جی ضرور بتائیے" منہا کے چہرے پر سعادت مندی کی مسکراہٹ آئی۔

"ایچ او ڈی رضوان صاحب کو تو جانتی ہو نا؟" سر نے جواب کے لیے منہا کی جانب دیکھا تو اس نے اثبات میں سر کو جنبش دی۔ سر نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے آج ہی مجھے بلا کر بتایا ہے کہ مینٹل ہیلتھ آویر نیس منتھ سٹارٹ ہو چکا ہے ایچ او ڈی چاہتے ہیں کہ اس بار ہم یہ موقع ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ جیسا کہ آج کل کی جینریشن کی مینٹل ہیلتھ کا بیڑا غرق ہو چکا ہے تو ہم چاہتے ہیں اس ایونٹ کو open for all کر کے اچھے سے مینج کریں اس سلسلے میں ہم دوسرے ماہر نفسیات کو بھی مدعو

کریں گے مگر یونیورسٹی کے طلباء کے ٹیلینٹ کو بروئے کار لانے کے لیے سر چاہتے ہیں کہ ہر سیمسٹر میں سے بچوں کو چنا جائے۔میں نے تم لوگوں کے سمیسٹر میں سے اس کام کے لیے تمھیں چنا ہے کیونکہ پوری کلاس میں ان سب سے اچھا تم بولتی ہو تمھاری اسی صلاحیت کو مد نظر رکھتے ہوئے میں چاہتا ہوں کہ تم وہاں کسی بھی من پسند ٹاپک پر گفتگو کرو بس وہ مینٹل ہیلتھ کیئر سے ریلیٹڈ ہونا چاہیے۔اس کام کے لیے تمہارے پاس ایک ہفتہ ہے آگلے ہفتے سے ان شاءاللہ اس ایوینٹ کا باقاعدہ افتتاح کیا جائے گا جو اگلے تین ہفتے تک جاری رہے گا اسے یونیورسٹی بڑے لیول پر organize کر رہی ہے مگر ہمارے ڈیپارٹمنٹ پر سب سے زیادہ ذمی داری ہے۔تم دو چار دن تک ٹاپک تیار کر کے مجھے دکھا دو اور ہیلپ کی ضرورت ہو تو بیٹا جی فیل فری ٹو ٹیک آ گائیڈ لائن مجھے امید ہے تم میری امیدوں پر پورا اترو گی۔"

www.novelsclubb.com

سر نے بات ختم کرتے ہوئے چہرے پر پر جوش سی مسکراہٹ سجائے اسے دیکھا تھا۔منہا اپنے آپ کو اس وقت ساتویں آسمان پر محسوس کر رہی تھی وہ بہت پریشان سی یہاں آئی

تھی لیکن اب سر کی باتیں اسے عجیب سی کیفیت میں مبتلا کر رہی تھیں اس کا چہرہ بھی پر جوشی سے گرم ہو گیا۔

"ان شاءاللہ سر میں آپ کو مایوس نہیں کروں گی مجھے اتنی عزت کے لائق سمجھنے کے لیے میں آپ کی دل سے مشکور ہوں۔" منہا نے بھی مسکرا کر سر کو یقین دلایا تھا۔

"اوکے بیٹا اللہ تعالیٰ آپ کو مزید کامیابیاں عطا فرمائے۔ اب آپ جاؤ ویسے بھی کافی ٹائم ہو گیا ہے۔" منہا بیگ کندھے پر ٹانگتی سر کو سلام کرتی آفس سے باہر نکل گئی۔

www.novelsclubb.com

"مس آپ سے ایک بات کر لوں؟" عالیہ اپنی آخری کلاس پڑھا کر باہر نکلی تھی جب حاجرہ نے اسے پیچھے سے آواز دی وہ 9th کی سٹوڈنٹ تھی۔ آج عالیہ کا آکیڈمی میں

آخری دن تھا کیونکہ اب ٹیسٹ میں کچھ ہی عرصہ رہ گیا تھا تو اسے اپنی ساری توجہ پڑھائی پر مرکوز رکھنی تھی۔عالیہ جو تیزی سے قدم اٹھائے جا رہی تھی اس کے پکارنے پر رکی۔

"جی بولیں حاجرہ خیریت تو ہے؟"عالیہ نے خلوص سے پوچھا تھا۔

"آپ بہت سٹرانگ ہیں جن لڑکوں کے ساتھ ہمارا بیٹھ کے پڑھنا ایک مشکل کام تھا آپ نے انہی بدلحاظ بچوں کو اتنے اچھے سے پڑھایا کہ میں حیران رہ گئی حالانکہ آپ خود بھی ہم سے تھوڑی سی ہی بڑی ہیں۔میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں کہ آپ میری آئڈیل ہیں کیونکہ میری ایک کزن کا بھی اسی طرح ایم کیٹ کلئیر نہیں ہوا تھا اور اس نے پورا سال گھر بیٹھ کر ضائع کیا تھا لیکن آپ نے اپنا سال ضائع نہیں کیا بلکہ اسے کام میں لے آئیں۔مجھے امید ہے کہ آپ اپنی منزل مقصود تک پہنچ جائیں گی ان شاءاللہ۔"حاجرہ کے لہجے میں عالیہ کے لیے بڑی عقیدت تھی۔

www.novelsclubb.com

اتنی عزت افضائی پر عالیہ گنگ تھی۔ کچھ لمحے اس سے بولا نہ گیا اور پھر اچانک اس نے حاجرہ کو گلے لگا لیا۔ حاجرہ پہلے حیران ہوئی اور پھر مسکرا کر اس کے گلے لگ گئی۔

"بہت شکریہ حاجرہ تم بھی بہت اچھی ہو۔ محنت کرتی رہنا تو کامیاب ہو جاؤ گی۔" عالیہ نے اسے کہا اور پھر خدا حافظ کہتی باہر کی جانب چل دی کچھ دیر میں اسے فصیح نے لینے آجانا تھا۔

عالیہ گھر کا وہ بچہ تھی جسے صرف بے وقوف ہونے یا رونے کی وجہ سے اہمیت دی جاتی ہے جس کا دل بہت چھوٹا سا ہوتا ہے جیسے کہ گھر کا لاڈلا بچا جسے سب یا ڈانٹتے ہیں یا pamper کرتے ہیں جس کے باعث بعض اوقات بچے خود اپنی شناخت بھی نہیں کر پاتے کہ وہ کیا ہیں کیوں ہیں، کہاں ان کو اپنے لیے سٹینڈ لینا ہے کہاں نہیں۔ مگر عالیہ نے ایسا بننے سے خود کو بچا لیا تھا۔ اب وہ خود کو جان چکی تھی

وہ جان چکی تھی

کہ وہ اپنے اندر بہت کچھ کرنے کی صلاحیت اور طاقت رکھتی ہے۔

حاجرہ کے الفاظ نے اسے بے طرح سے جذباتی کیا تھا اس نے ایسے ستائشی کلامات پہلے کبھی کسی سے نہیں سنے تھے۔

اس کی تعریف ہمیشہ بس پڑھائی کہ وجہ سے ہوئی تھی۔

کبھی پوزیشن حاصل کر لینے پر تو کبھی اچھے کالج میں داخلہ مل جانے پر۔

پانچ منٹ کے پیدل سفر کے بعد وہ گھر تھی۔اس کے قدم اپنے کمرے میں آکر رکے تھے۔جہاں منہا بے چینی سے ادھر ادھر چکر کاٹ رہی تھی منہا کی نظر جیسے ہی عالیہ پر پڑی وہ فوراً سے اس کے قریب چلی آئی اور اسے گلے لگا لیا۔

"عالی۔۔۔۔عالی۔۔۔۔عالی۔۔میں بہت بہت خوش ہوں۔" منہا سے زور سے اپنے بازوؤں میں دبائے بولی تھی۔

عالیہ کی مسکراہٹ بھی کسی طور منہا سے کم نہ تھی۔

"اور اگر میں کہوں کہ میں بھی اتنی ہی خوش ہوں تو۔۔۔؟" عالیہ نے اس سے الگ ہوتے ہوئے پوچھا تھا۔

'تو میں کہوں گی کہ محترمہ پہلے آپ اپنی خوشی کی وجہ بتائیں۔" منہا نے اسے اپنے ساتھ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو۔۔۔۔ تمہیں پتا آج میری ایک سٹوڈنٹ نے میری اتنی تعریف کی اس نے کہا میں اس کی آئڈیل ہوں۔۔۔ آہہ منہا آئی ایم سو ہیپی یار ررر۔" عالیہ کے لہجے میں بچوں کی سی خوشی تھی۔ منہا نے اس کی خوشی محسوس کر کے اسے پھر سے گلے لگا لیا۔

www.novelsclubb.com

"اب تم بتاؤ کہ تم کیوں خوش ہوا تنی؟" عالیہ کے پوچھنے پر منہا نے گلا کھنکھارا اور بولی۔

"دیکھیں محترمہ آپ کو آپکی سٹوڈنٹ نے appreciate کیا ہے اور مجھے میرے ٹیچر نے تو مطلب ہماری خوشی برابر ہے جناب۔۔۔" منہا چمکتی آنکھوں سے بولی تھی۔ عالیہ نے بھی مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔

"اوئے تمہیں پتا ہے سر نے کہا کہ ایک ایوینٹ ہو رہا ہے اور اس میں مجھے ایک لیکچر دینا ہے ہمارے سمیسٹر میں سے صرف مجھے یہ موقع دیا گیا ہے اور میں بے حد پریشان ہوں کہ کس ٹاپک کو تیار کروں۔" منہا نے اگلی بات بہت سنجیدگی سے عالیہ کے گوش گزار کی تھی۔

"ارے۔۔۔ تم ٹینشن کیوں لیتی ہو۔۔۔ دیکھو پہلے ہم خود سوچ کے رف سا سکیچ بناتے ہیں پھر حاشر بھائی سے مشورہ لے لینا بلکہ چاچو بھی ہیلپ کر دیں گے۔" عالیہ نے اس کو یقین دلایا کہ وہ ایک ایسے خاندان کی فرد ہے جہاں اسے سب سپورٹ کریں گے۔ منہا نے آنکھوں میں شکر گزاری لیے اسے دیکھا۔

"ہاں مجھے پتا ہے میرے گھر والے بہت سپورٹو ہیں سو آئم ٹینشن فری اللہ سب خیر کرے گا۔" منہا نے مسکرا کر کہا اور پھر وہ دونوں شام کے کھانے کے لیے نیچے چل دیں۔

◆◆◆◆

"فاریہ بس کر دو قسمے کوئی فرق نہیں پڑے گا جتنا مرضی تھوپ لو اس منہ پر اس نے ویسا ہی رہنا ہے۔" فواد اس کے کمرے کے دروازے سے ٹیک لگائے بولا تھا۔

"تم۔۔ تمہیں لگتا ہے میں میک اپ کر رہی ہوں؟" فاریہ نے اپنے دانت کچکچاتے ہوئے پوچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں تو اور کیا نہیں کر رہی؟" فواد نے ڈھٹائی سے پوچھا تو فاریہ کو یک دم غصے نے آن گھیرا اور اس نے بالوں میں چلتا برش اگلے ہی لمحے اس کا نشان لے کر پھینکا۔

مگر افسوس کہ بے شمار بار کی طرح اس بار بھی وہ حملے کے وارد ہونے سے پہلے ہی کمرے کا دروازہ اپنے پیچھے بند کر چکا تھا۔ فاریہ بچوں کی طرح پیر پٹختی پھر سے برش آٹھا کر اپنے بال سنوارنے لگی۔

چند لمحوں بعد اس نے شیشے میں نظر آتے اپنے عکس پر ایک مطمئن سی نگاہ ڈالی۔

اس نے گہرے ہرے رنگ کہ کرتے کہ ساتھ کالا ٹراؤزر پہن رکھا تھا۔ بال پونی ٹیل میں مقید تھے۔ کانوں میں کالے رنگ کے ٹاپس پہنے تھے اور بائیں ہاتھ میں نازک سی گھڑی ڈال رکھی تھی۔

چہرے پر اس نے معمولی سے میک اپ میں آنکھوں کو مسکارے سے مزین جبکہ ہونٹوں کو ہلکے گلابی رنگ کے لپ گلوس سے سجا رکھا تھا۔ وہ بہت جاذب نظر لگ رہی تھی۔ بیڈ

سے کالے رنگ کا شیفون کا دوپٹہ اٹھا کر اسے سر پر سلیقے سے جماتی وہ کمرے سے باہر نکل آئی جہاں فواد لاؤنج میں بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا۔

وہ بھی کافی اہتمام سے تیار ہوا تھا بھوری پینٹ کے اوپر اس نے آسمانی رنگ کی ڈریس شرٹ پہن رکھی تھی۔ بازو کہنیوں تک موڑے دائیں ہاتھ میں اسٹائلش سی گھڑی پہنے بالوں کو سلیقے سے پیچھے جمائے وہ اپنے پکے رنگ کے ساتھ بہت وجیہہ لگ رہا تھا۔ فاریہ نے بے اختیار ہی اپنے جوان خوبرو بھائی کو دیکھ کر ماشاءاللہ کہا تھا لیکن فواد صاحب کے سامنے اسکی تعریف کرنے کا مطلب تھا اس کی شوخی میں مزید اضافہ کرنا جو اسے قطعاً منظور نہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"ماشاءاللہ میرے بچے تو آج بہت لشکارے مار رہے ہیں لیکن بیٹا جی میں شاید بتانا بھول گئی تھی کہ آپ دونوں انٹرنشپ کے لیے جا رہے ہیں اپنے آبا کے آفس میں نہیں" فاخرہ بیگم نے ان کے اتنے سجنے سنورنے پر چوٹ کی تھی دونوں کا ہاتھ دل پہ پڑا اور فواد جھٹ بولا۔

"ہائے ماں کیوں زخموں پر نمک چھڑک رہی ہیں۔"کاش وہ نہ بولتا تو کتنا سلجھا ہوا شریف سا لگتا مگر افسوس کہ اس نے منہ کھول لیا۔فاریہ نے اس کی اوور ایکٹنگ پر آنکھیں گھمائیں تو فاخرہ بیگم نے افسوس میں سر ہلایا۔

"اچھا جاؤ اب دیر ہو رہی ہے تم لوگوں کو اور ابا تمہارے آج گاڑی نہیں لے کر گئے تم لوگ لے جاؤ۔"فاخرہ بیگم بات ختم کر کے کچن کی طرف ابھی مڑی ہی تھیں جب فواد نے انھیں روک دیا۔

"امی وہ کیا واپسی پر ہم ماموں لوگوں کی طرف چلے جائیں اتنے دن ہو گئے ہیں نہیں گئے۔"فواد کے لہجے میں بیچارگی تھی۔فاخرہ بیگم کا منہ حیرت سے چند لمحے کھلا رہا فاریہ اندر سے اپنا پرس لینے چلی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"فواد پرسوں ہم سب نے ابھی وہاج کو سی اوف کیا ہے یہ اتنے کونسے دن ہو گئے ہیں؟"

انھوں نے چند لمحے بعد اس سے پوچھا تھا اور اب وہ کہہ رہا تھا۔

"امی وہ تو ہم بس گئے اور واپس آ گئے مزہ ہی نہیں آیا اور اس بات کو بھی اڑتالیس گھنٹے ہونے کو ہیں آپ جانے دیں نا۔۔۔" منت بھرا انداز تھا۔

"اچھا جاؤ دفع ہو اور فاریہ تم اب وہاں تمیز سے رہنا ذرا۔" امی کی تنبیہ پر جہاں فواد کا قہقہہ گونجا تھا وہیں فاریہ نے کچھ کہنے کو اپنا منہ کھولا اور بند کر لیا پھر کھولا اور بند کر لیا اس سے شاید الفاظ ہی نہیں بن پا رہے تھے امی کی اس بے مروتی پر۔ اب کیا منگنی ہو گئی تھی تو وہ سانس بھی لینا بند کر دیتی۔ لیکن اس سے پہلے وہ کچھ کہتی فاخرہ بیگم کچن میں جا چکی تھیں۔

فواد کے چہرے پر موجود ہنسی نے اس کو مزید تپایا تو وہ اسے برا بھلا کہتی ہوئی گھر سے باہر لے گئی۔ آج ان کی انٹرنشپ کا پہلا دن تھا۔ آخری سمیسٹر شروع ہونے سے پہلے جو چند ماہ

کی چھوٹیاں ملی تھیں اس میں ان دونوں نے انٹرنشپ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔اسی سلسلے میں فواد نے کئی ایک انڈسٹریز میں سی وی دے رکھی تھی اور اب بلآخر وہ ایک ہی جگہ کام کرنے جارہے تھے خدا جانے انڈسٹری والے ان کو کیسے برداشت کرتے۔

◆◆◆◆

"اچھا تو پھر کیا سوچا تم نے؟" فاریہ اور فواد نیچے سلام کر کے سیدھا اوپر آئے تھے اور ان کو دیکھتے ہی منہا اور عالیہ نے اپنی دو دن کی روداد ان کو سنادی تھی اب فاریہ سب سننے کے بعد منہا سے پوچھ رہی تھی کہ کیا اس نے ٹاپک سلیکٹ کیا۔

www.novelsclubb.com

"آآآ۔۔۔ مم زیادہ نہیں لیکن میں نے شارٹ لسٹ کیے ہیں دو ٹاپک۔" منہا نے ان کو بتایا تو فاریہ نے اس سے ان دونوں موضوعات کے بارے میں پوچھا جو اس نے چنے تھے۔

"دیکھو ایک تو یہ آئیڈیا ہے کہ میں ڈپریشن اور اسکی وجوہات کو ڈسکس کروں اور دوسرا ٹاپک یہ ہو سکتا ہے کہ

".How to overcome suicidal thoughts

کیونکہ جہاں تک میری ابسر ویشن ہے آج کل یہ چیز بہت عام ہو رہی ہے۔"

" صحیح !کب تک کا ٹائم ہے ؟"فاریہ نے پوچھا تو منہا اسے بتانے لگی اتنے میں فواد کی زبان پر کھجلی ہوئی تو بولا۔

"ویسے سر کو تمہارے ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی ورنہ تم اور قابل ممکن ہی نہیں ہے۔"فواد نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا جبکہ منہا اسے پھاڑ کھانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"تم سے پوچھا کسی نے؟ نہیں نہ تو منہ بند رکھو اپنا۔" وہ پھر سے اپنی جون میں لوٹتے لڑنے لگے تھے۔

"کیا ہو رہا ہے بھئی۔۔۔" ابھی وہ لڑائی میں مصروف تھے جب حاشر ان سب کو ڈھونڈتا اوپر آن دھمکا وہ کچھ دیر پہلے ہی اپنی ٹیوشن پڑھا کر لوٹا تھا آج ایک جگہ سے چھٹی تھی سو جلدی آگیا۔ کمرے میں آتے ہی اس کی نظر فاریہ پر پڑی تھی اور جیسے ٹک سی گئی تھی اسے ذرا بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ وہاں موجود ہو گی ورنہ وہ نہ آتا۔ پتا نہیں کیوں وہ خود کو اس کا سامنا کرنے کے لیے تیار نہیں کر پا رہا تھا بھلا اتنی جھجھک کی کیا وجہ تھی اسے جھنجھلاہٹ سی ہونے لگی تھی مگر اب جھنجھلاہٹ نہیں تھی جو اسے پریشان کر رہی تھی اب تو فاریہ کی طرف بڑھتے ہوئے اس کے جذبات اسے پریشان کر رہے تھے حالانکہ پریشان ہونے والی اس میں کوئی بات نہیں تھی۔

اس کی نظریں اب بھی فاریہ پر تھیں فاریہ کی زمین پر اور کمرے میں موجود باقی افراد کی ان دونوں کے درمیان فواد کے گلہ کھنکھارنے کی آواز پر اس کا ارتکاز ٹوٹا تھا اور وہ جیسے جی بھر

کر شرمندہ ہوا تھا جو بھی ہو فواد فاریہ کا بھائی تھا اور وہ اسی کے سامنے اس کی بہن کو ایسے دیکھ رہا تھا بے شک وہ اس کی منگیتر ہی صحیح حاشر اپنی زندگی میں بہت کم شرمندہ ہوا تھا اور آج کا دن ان بہت کم دنوں میں سے ایک تھا نہ جانے اور ایسے کتنے دن آنے تھے۔

"کچھ نہیں بھائی ہم منہا کے لیکچر کو ڈسکس کر رہے تھے اور آپکا ویٹ بھی کر رہے تھے۔" عالیہ نے بھائی کا شرمندہ ہونا محسوس کر لیا تھا اس لیے اس کو زائل کرنے کے لیے فوراً بولی۔

"تو پھر کیا فیصلہ ہوا۔" حاشر نے فواد کے برابر صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"ابھی کیا فیصلہ ہونا تھا ابھی تو ہم آپکا اور چاچو کا ویٹ کر رہے تھے، چاچو آ گئے کیا؟" منہا نے کہتے ہوئے اس سے چاچو کے بارے میں پوچھا۔

"ہاں آ گئے ہیں نماز پڑھ رہے تھے ابھی۔" حاشر کے جواب دینے پر منہا نے فاریہ سے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"فاریہ میری بہن پلیز جاچاچو کو بلا لا آج سارے اکھٹے ہوئے ہی ہیں تو اس معاملے کو نمٹا لیں۔" فاریہ اثبات میں سر ہلا کر اچھا کہتی نیچے چلی گئی تھی اور اب وہ تینوں اپنے ہاتھ سینے پر باندھے ایک ہی انداز میں حاشر کو دیکھ رہے تھے۔ حاشر جو کہ موبائل فون پر مصروف تھا ان کی نظروں کا ارتکاز محسوس کر کے گڑبڑا گیا موبائل کو جیب میں ڈالتے اس نے ایک آبرو اچکائی تھی جیسے ان سے وجہ پوچھ رہا ہو کہ بھائی کیوں گھور رہے ہو؟

"فاری کو پسند کرنے لگے ہیں آپ" فواد کے اتنے سیدھے سوال پر اس کا دل کیا مر جائے لیکن نہ وہ مرا نہ ان کی نظریں اس پر سے ہٹیں وہ سمجھ نہ پایا کہ ایسے سوال کا کیا جواب دے ہاں کہے گا تو بھی پھنسے اور نہ کہے تو بھی آگے کنواں تھا پیچھے کھائی حاشر آٹھ کھڑا ہوا۔

"بتائیں نہ بھائی۔" عالیہ نے اسے بٹھاتے ہوئے کہا۔

"فاریہ بری کب لگتی تھی مجھے ؟نہیں معلوم کہ میں نے کب ایسا کہا۔" حاشر نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے اعتماد سے کہا۔

"اچھا تو مطلب اب آپ کو وہ زیادہ اچھی لگتی ہے ؟" منہا نے آنکھیں مٹکا کر پوچھا۔ حاشر نے فواد کو دیکھا اس کا چہرا بے حد سنجیدہ تھا حالانکہ کہ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ زمین پر گر کے پیٹ پکڑ کے ہنسے لیکن جو بھی ہو وہ کمال کا اداکار تھا۔

"ہاں" یک لفظی جواب دے کر اس نے جیب سے فون نکال لیا۔

"چلو شکر ہے فاریہ کو تو ویسے بھی آپ بہت پسند تھے مجھے بس آپ کی فکر تھی کہ کہیں سب آپ کے ساتھ زیادتی تو نہیں کر رہے اس بل بتوڑی کے ساتھ شادی کروا کر۔" فواد حاشر کے کندھے پر ہاتھ پھیلاتے ہوئے مسکرا کر بولا۔ منہا اور عالیہ اس کی بات پر ہنس رہی تھیں جبکہ حاشر کا دماغ اور دل صرف ایک ہی بات سن پائے تھے۔

'فاریہ کو تو ویسے بھی آپ بہت پسند تھے' کیا واقعی میں اسے پسند ہوں؟ کیا واقعی اسے مجھ سے شادی پر کوئی اعتراض نہیں ہے؟

وہ یہ سب پوچھنا چاہتا تھا مگر وہ کچھ نہ بولا بس اپنی نظریں فون پر گاڑ دیں۔

"بھائی وہ بتانا تھا کہ آپ کا فون بند ہے اسے چلا کے گھوریں پھر ہمیں آپ پر شک نہیں ہو گا۔" فواد نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔

حاشر مان چکا تھا کہ آج کا دن اس کا دن نہیں تھا آج اسے ذلیل ہونا تھا بہت ذلیل وہ بھی اپنے سے چھوٹوں کے ہاتھوں شاید یہ ذلالت سب سے بڑی ذلالت ہوتی ہے۔

"السلام و علیکم بچوں کیا حال ہیں سب کے۔" چاچو کی آواز نے اسے ایک نئی زندگی دی تھی اب وہ ان سب سے بچ سکتا تھا لیکن افسوس فاریہ بھی کمرے میں موجود تھی اور اسے فاریہ کو نہیں دیکھنا تھا۔

"ہم تو بلکل ٹھیک ہیں ماموں جان آپ کیسے ہیں؟" فواد نے اپنی جگہ سے اٹھ کر چاچو کو وہاں بٹھا دیا اور خود منہا کے بیڈ پر بیٹھ گیا۔

"اللہ پاک کا شکر ہے چلو اب مدعے پر آتے ہیں منہا آپ ہمیں اپنے آئیڈیاز سے آگاہ فرمائیے۔" چاچو کا انداز ایسا ہی تھا ہلکا پھلکا سا منہا اٹھ کر ان سب کے سامنے والی دیوار کے پاس چلی گئی۔

آگلے پندرہ منٹ منہا نے ان کو دونوں ٹاپکس پر مختصر سی وضاحت دی تھی کمرے میں موجود تمام نفوس اس کی باتوں اور انداز کو سن کے حیران رہ گئے تھے حاشر اور عالیہ کی حیرانگی قدرے کم تھی وہ یہ سب پہلے دیکھ چکے تھے لیکن اس کی باوجود حیران ہونا بنتا تھا۔
منہا کو اللہ نے واقعتاً بڑے پر تاثیر انداز سے نوازہ تھا وہاں موجود سب لوگ اس وقت جان چکے تھے کہ منہا کے استاد کا فیصلہ بلکل ٹھیک تھا وہ اس قابل تھی کہ اتنے بڑے مجمعہ کے سامنے پر اعتمادی سے اپنے موؤقف کو بیان کر سکتی۔

www.novelsclubb.com

منہا اب ہاتھ باندھ کر کھڑی مسکرا کر ان سب کو دیکھ رہی تھی منہا کی شخصیت میں ایک جاذبیت سی تھی۔اس کی ذات میں ایک رعب تھا جو دوسروں کو خود بخود مرعوب کر دیتا تھا۔وہ سارے اب اس کے لیے تالیاں بجا رہے تھے منہا کی اس تقریر کو سننے فصیح، زینیا اور سامعہ بھی آ چکے تھے۔

"میں یہ کہنے میں کوئی دقت محسوس نہیں کرتا کہ منہا بچے۔۔۔ تمہیں بہت آگے جانا ہے اگر اب یہ سفر شروع ہو چکا ہے تو اس مسافت کو رکنے مت دینا اللہ بہتر جانتا ہے کہ یہ مسافت تمہیں کہاں لے جائے لیکن وہ جگہ جہاں بھی ہو گی بہترین ہو گی۔" چاچو نے صوفے سے اٹھ کر اس کے پاس آ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ منہا خوش دلی سے مسکرائی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جی چاچو ان شاءاللہ میں اپنی صلاحیتوں کو بہتر بنانے کیلیئے ہر ممکن کوشش کروں گی۔" منہا نے کہتے ہوئے باقی سب کی طرف بھی دیکھا جو اب بیٹھ چکے تھے۔

"رہی بات سیلیکٹ کرنے کی تو میرا مشورہ یہی ہے کہ تم how to overcome suicidal thoughts کو لے کر ہی بات کرو اسی میں تم ڈپریشن والی بات بھی کر لینا کیونکہ تمام مسائل کی جڑ اسی میں نکلتی ہے وہاں سب اسی ٹاپک کو چنیں گے ایسے میں تمہارا ٹاپک سب سے منفرد ہو گا۔" چاچو نے اسے جو بتایا تھا وہ خود بھی یہی سب سوچ رہی تھی۔

"ہاں میں بھی چاچو کی بات سے اتفاق کرتا ہوں منہا تمہیں اسی ٹاپک پر بات کرنی چاہیے کیونکہ معاشرے میں یہ برائی تیزی سے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔" حاشر نے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یار یہ منہا تھی؟" فواد اب عالیہ اور فاریہ سے پوچھ رہا تھا آواز اتنی اونچی ضرور تھی کہ منہا تک پہنچ جاتی۔

"ہاں وہی منہا جس سے تم ہر وقت فضول لڑتے ہو۔" حاشر نے اسے شرمندہ کرنا چاہا۔

"جو بھی ہو ہے تو میری ہی بہن سمجھدار کیسے نہ ہو۔" فواد نے اپنی شرٹ کا کالر درست کرتے ہوئے سٹائل سے کہا۔

"بیٹا جی میں اسی بات کو ایسے کہوں گا کہ سیکھو کچھ اپنی اس بہن سے اور سدھر جاؤ" چاچو نے اس کا کان کھینچتے ہوئے کہا تھا۔

"چھوٹے ماموں کتنی غلط بات ہے میں اس سے بڑا ہوں آپ کو چاہیے اس کے سامنے میری تعریف کریں تاکہ یہ میری عزت کرے۔" فواد ڈرامائی انداز میں بولا۔

"خیر عزت تو میں ویسے بھی آپ کی بہت کرتی ہوں بھائی جان۔" منہا آنکھوں میں شرارت لیے بولی۔

"وہ والی عزت کی بات نہیں کر رہا میں جائیں میں نہیں بات کرتا آپ سب سے چلو فاری گھر چلیں یہاں ہمارا کوئی نہیں ہے۔" فواد نروٹھا سا بولا۔

"جی نہیں جناب آپ کا بے شک نہ ہو کوئی لیکن فاریہ تو اب اس گھر کی بیٹی ہے۔" چاچو چڑھاتے ہوئے بولے۔ چاچو کو پھر سے اس موضوع کی طرف آتا دیکھ حاشر بہانے سے کھسک گیا۔ چند لمحوں بعد فاریہ اور فواد بھی اپنے گھر کے لیے نکل گئے تھے عشاء ہو چکی تھی مزید دیر کا مطلب تھا اماں سے جوتے پڑنا اس لیے وہ فوراً چلے گئے۔

www.novelsclubb.com

جاری ہے

www.novelsclubb.com